عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد ۲۵ | ۳ تا ۱۶/ ذوالحجہ ۱۴۲۶ھ مطابق ۸ تا ۲۲/ جنوری ۲۰۰۶ء | شمارہ: ۲/۳

احکام عیدالاضحی

حج کے فضائل

حق کی تلاش

قربانی کی فضیلت

قادیانی خواب

مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ

آپ کے مسائل

نماز عید کی نیت:

س:...... نماز عید کی نیت کس طرح کی جاتی ہے؟

ج:...... نماز عید کی نیت اس طرح کی جاتی ہے کہ میں دو رکعت نماز عید الفطر یا عید الاضحیٰ واجب مع تکبیرات زائد کی نیت کرتا ہوں۔

بغیر شرعی عذر کے نماز عید مسجد میں پڑھنا مکروہ ہے:

س:...... نماز عید کا مسجد میں پڑھنا کیسا ہے؟

ج:...... بغیر عذر کے عید کی نماز مسجد میں پڑھنا مکروہ ہے۔

قبولیت کا دن کس ملک کی عید کا ہوگا؟

س:...... مسئلہ یہ ہے کہ چونکہ کرۂ ارض پر عید مختلف دنوں میں ہوتی ہے جیسا کہ ہر سال سعودی عرب میں عید ایک یا دو دن پہلے ہوتی ہے' اس لئے آپ مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ قبولیت کا دن کس ملک کی عید پر ہوگا؟

ج:...... جس ملک میں جس دن عید ہوگی' اس دن وہاں اس کی برکات بھی حاصل ہوں گی۔ جس طرح جہاں فجر کا وقت ہوگا' وہاں اس وقت کی برکات بھی ہوں گی اور نماز فجر بھی فرض ہوگی۔

بیرون ملک سے آنے والا عید کب کرے؟

س:...... بکر بیرون ملک سے واپس پاکستان آیا۔ اس ملک میں روزہ پاکستان سے پہلے رکھا گیا تھا' اب جبکہ پاکستان میں ابھی روزے باقی ہوں گے تو اس کے ۳۰ روزے ہوجائیں گے' اب وہ اس ملک کے مطابق عید کرے گا جہاں سے آیا ہے یا کہ پاکستان کے مطابق؟ یہ بھی واضح کریں کہ بکر نے بیرون ملک کے مطابق روزہ رکھا' جس دن وہاں عید ہوگی اس دن وہ روزہ رکھ سکتا ہے یا کہ نہیں؟ وہ روزے جو زیادہ ہوجائیں گے وہ کس حساب میں شمار ہوں گے؟

ج:...... عید تو وہ جس ملک (مثلاً پاکستان) میں موجود ہے' اسی کے مطابق کرے گا' مگر چونکہ اس کے روزے پورے ہوچکے ہیں' اس لئے یہاں آکر جو زائد روزے رکھے گا وہ نفلی شمار ہوں گے۔

عید کی نماز میں اگر امام سے غلطی ہوجائے تو کیا کرے؟

س:...... اگر عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی نماز پڑھاتے ہوئے امام سے کوئی غلطی ہوجائے تو نماز دوبارہ لوٹائی جائے گی یا سجدہ سہو کیا جائے گا؟

ج:...... اگر غلطی ایسی ہو جس سے نماز فاسد نہیں ہوتی تو نماز لوٹانے کی ضرورت نہیں اور فقہا نے لکھا ہے کہ عیدین میں اگر مجمع زیادہ ہو تو سجدہ سہو نہ کیا جائے کہ اس سے نماز میں گڑبڑ ہوگی۔

اگر عید کی نماز میں تکبیریں بھول جائیں تو؟

س:...... عید کی نماز میں اگر امام نے بھول کر چھ تکبیروں سے زیادہ یا کم تکبیریں کہیں' اور اس کا بعد میں احساس ہوا تو کیا نماز توڑ دینی چاہئے یا جاری رکھنی چاہئے؟

ج:...... نماز کے آخر میں سجدہ سہو کرلیا جائے۔ بشرطیکہ پیچھے مقتدیوں کو معلوم ہوسکے کہ سجدہ سہو ہورہا ہے' اور اگر مجمع زیادہ ہونے کی وجہ سے گڑبڑ کا اندیشہ ہو تو سجدہ سہو بھی چھوڑ دیا جائے۔

خطبہ کے بغیر نماز عید کا کیا حکم ہے؟

س:...... اگر کوئی امام عید کی نماز کے بعد خطبہ پڑھنا بھول جائے یا نہ پڑھے تو کیا عید کی نماز ہوجائے گی؟ اگر ہوجائے گی تو خطبہ چھوڑنے کے متعلق کیا حکم ہے؟

ج:...... عید کا خطبہ سنت ہے۔ اس لئے عید خلاف سنت ہوئی۔

نماز عید پر خطبہ' دعا اور معانقہ:

س:...... کیا عید پر گلے ملنا سنت ہے؟

ج:...... یہ سنت نہیں' محض لوگوں کی بنائی ہوئی ایک رسم ہے' اس کو دین کی بات سمجھنا اور نہ کرنے والے کو لائق ملامت سمجھنا بدعت ہے۔

س:...... عید کی نماز میں خطبہ پڑھنے کا صحیح وقت کون سا ہے؟ اس طرح دعا عید کی نماز کے بعد مانگی جائے یا خطبہ کے بعد کرنی چاہئے؟

ج:...... عید کا خطبہ نماز کے بعد ہوتا ہے۔ دعا بعض حضرات نماز کے بعد کرتے ہیں اور بعض خطبہ کے بعد' دونوں کی گنجائش ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم' صحابہ کرامؓ اور فقہاءؒ سے اس سلسلہ میں کچھ منقول نہیں۔

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

جلد:۲۵ شمارہ ۲/۳ ۱۶تا۲۳/ذوالحجہ ۱۴۲۶ھ مطابق ۱۸تا۲۲/جنوری ۲۰۰۶ء

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت مفتی محمد جمیل خانؒ

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

حضرت مولانا سید نفیس الحسینی صاحب دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا اللہ وسایا

مجلس ادارت

o مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر o صاحبزادہ طارق محمود

o مولانا سعید احمد جلالپوری o مولانا بشیر احمد

o علامہ احمد میاں حمادی o مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

o صاحبزادہ مولانا عزیز احمد o مولانا قاضی احسان احمد

منیجر: محمد انور رانا

مشیر: حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ

ڈیزائین: محمد ارشد خرم

: محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

قاری محمد صدیق فیصل آبادیؒ	(اداریہ)	4
قربانی کی فضیلت	(حضرت مولانا مسیح اللہ خانؒ)	7
احکام عیدالاضحیٰ	(حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ)	9
مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن	(علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ)	11
حق کی تلاش	(ڈاکٹر عبدالعزیز سرحان)	15
حج کے فضائل	(مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ)	18
قادیانی خواب	(مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید)	21
فضائل درود شریف	(ام عبیدالرحمٰن)	24

زر تعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر۔

یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر۔ سعودی عرب، متحدہ عرب امارات،

بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۷ روپے۔ ششماہی: ۱۷۵ روپے۔ سالانہ: ۳۵۰ روپے

چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت۔ اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور

اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری
طابع: سید شاہد حسین
مطبع: القادر پرنٹنگ پریس
مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت
ایم اے جناح روڈ کراچی

لندن آفس:
35,Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.k.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۸۳۴۸۶-۴۵۱۴۱۲۲ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road, Multan
Ph: 4583486-4514122 Fax: 4542277

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road.Karachi.
Ph: 2780337 Fax: 2780340

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قاری محمد صدیق فیصل آبادیؒ

دارالعلوم فیصل آباد کے شعبہ قرأت کے سربراہ حضرت قاری محمد صدیق صاحبؒ ۷/دسمبر ۲۰۰۵ء بروز بدھ رات گیارہ بجے الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت قاری محمد صدیق صاحبؒ نے مدرسہ دارالہدیٰ چوکیرہ ضلع سرگودھا میں حضرت قاری عبدالحمید صاحبؒ کے پاس حفظ قرآن مجید مکمل کیا' تجوید حضرت قاری محمد شریف صاحبؒ ہاں لاہور میں مکمل کی' اس کے بعد جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور میں تجوید کے استاذ مقرر ہوگئے۔

چند سال وہاں پر تدریس کی' تبلیغی جماعت کے ممتاز رہنما خطیب ملت حضرت مولانا مفتی محمد زین العابدین رحمہ اللہ انہیں لاہور سے اپنے قائم کردہ جامعہ دارالعلوم چیلنز کالونی فیصل آباد میں تدریس کے لئے کھینچ لائے۔ جہاں آپ کو شعبہ تجوید قرأت کا مسئول قرار دیا گیا' آپ نے تین دھائی سے بھی زائد عرصہ تک بلا مبالغہ ہزاروں حفاظ کو اعلیٰ درجہ کا قاری و مقری بنادیا۔ پاکستان کے چپہ چپہ میں آپ کے شاگردوں کی جماعت خدمت قرآن کا فریضہ سر انجام دینے کے لئے مسند تدریس پر فائز ہے۔ قاری محمد صدیق صاحب ایک خاموش طبیعت انسان تھے' فحش گوئی' مذاق' مبالغہ تو درکنار کبھی آپ کی زبان سے ہلکا جملہ بھی صادر نہیں ہوا۔

عابد' زاہد' متقی' متورع' مخلص' کم گو انسان تھے۔ اخلاق حمیدہ میں آپ کسی اچھے انسان سے کم نہ تھے' ہر ایک کو خندہ پیشانی سے ملنا آپ کا طرۂ امتیاز تھا۔ ملنسار طبیعت انہیں ودیعت ہوئی تھی' جو شخص ان سے ایک بار مل لیتا زندگی بھر کے لئے آپ کا مداح بن جاتا۔ دینی اجتماعات میں دعوت ملنے پر کبھی انکار نہ کرتے تھے۔ دور دراز کا سفر کرکے خلق خدا کو کلام خدا سنا کر محظوظ کرتے' قاری صاحبؒ کو اللہ رب العزت نے لحن داؤدی کی نعمت سے نوازا تھا۔ مصری و حجازی لہجہ میں تلاوت کرتے تو اجتماع پر سکوت کا سماں بندھ جاتا' قاری صاحبؒ جس مجلس میں جاتے لوگ انہیں آنکھوں پر بٹھاتے اور وہ دلوں پر حکمرانی کرتے' ہر مجلس میں میر مجلس ہوتے تھے۔

قاری محمد صدیقؒ خواجہ خواجگان حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم سے بیعت تھے' آپ کے محبوب مریدوں میں قاری صاحب کا شمار ہوتا تھا۔ قاری محمد صدیق صاحب سے ہمارے مخدوم حضرت قاری ڈاکٹر محمد صولت نواز صاحب نے قرأت کا رنگ پکڑا' مصر میں حضرت قاری عبدالباسط صاحبؒ کے ہاں جاکر شاگردی اختیار کی اور قاری عبدالباسط صاحب کو فیصل آباد لانے میں کردار ادا کیا۔ قاری عبدالباسط صاحبؒ کا قیام ڈاکٹر صاحب کے ہاں تھا۔ قاری محمد صدیق صاحبؒ کی قاری عبدالباسط صاحبؒ ایسے شہرۂ آفاق عالمی قاری سے ملاقات ہوئی جو یادگار تھی' دونوں صاحب اپنے فن کے ماہر تھے' تب قاری عبدالباسط صاحبؒ بھی قاری محمد صدیق صاحبؒ کی خداداد صلاحیتوں کے معترف ہوگئے۔ (آج کل ہمارے مخدوم ڈاکٹر محمد صولت نواز صاحب' عارضہ کمر کے باعث صاحب فراش ہیں۔ قارئین سے دعا کی اپیل ہے کہ حق تعالیٰ انہیں ختم نبوت کے تحفظ کی خدمات کے صلہ میں صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ سے سرفراز فرمائیں۔ آمین)

قاری محمد صدیق صاحبؒ اور آپ کے رفقاء اور شاگردوں کی کوشش سے ساعت قرآن کا ذوق حجرۂ تدریس سے جلسہ عام کے اسٹیج پر منتقل ہوا۔ قاری محمد صدیق صاحبؒ کو عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے حق تعالیٰ نے بہت اچھا ذوق دیا تھا۔ ختم نبوت کی تمام کانفرنسوں کو اپنی کانفرنس سمجھ کر دعوت کے تکلف کے بغیر تشریف لاتے‘ چناب نگر کی سالانہ ختم نبوت کانفرنس پر تشریف لانا آپ کے معمولات کا حصہ تھا‘ جہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ یعنی اپنے شیخ کی زیارت سے سرفراز ہوتے‘ وہاں آخری اجلاس میں تلاوت سے سامعین وحاضرین کو مستفیض کرتے۔

فقیر راقم نے عرصہ دو سال سے آپ سے تقاضے پر تقاضا کیا کہ اپنے قابل اعتماد شاگرد کو تدریس کے لئے چناب نگر مدرسہ ختم نبوت میں متعین فرمائیں۔ قابل اعتماد کی شرط ان کے لئے وجہ تلاش بن گئی‘ اس لئے کہ وہ اتنے بڑے آدمی تھے کہ ان کے اعتماد پر پورا اترنا ہر کسی شاگرد کے بس میں نہ تھا‘ اس سال مدرسہ ختم نبوت چناب نگر سے تین طالب علم ان کی خدمت میں تجوید کے لئے بھجوائے‘ لیکن قدرت کو یہی منظور تھا کہ اب وہ آپ کے بڑے صاحبزادہ حضرت مولانا قاری محمد صاحب سے پڑھیں گے۔ عرفت ربی بفسخ العزائم!

عرصہ پانچ سال سے دل کی تکلیف نے انہیں گھیرے میں لے لیا۔ پرہیز اور ادویات کے استعمال سے انہوں نے معمولات جاری رکھے‘ کبھی درس و تدریس میں بیماری کو حائل نہ ہونے دیا۔ وفات سے دو دن قبل تک بھی تعلیم جاری رکھی۔ پانچ چھ دن سے بوجھ محسوس کر رہے تھے۔ ڈاکٹر معالج کو چیک اپ کرایا‘ انہوں نے سابقہ نسخہ کو جاری رکھنے کا مشورہ دیا۔ آخری روز شام کو الائیڈ ہسپتال داخل کرایا گیا‘ ڈرپ لگی‘ ہنستے مسکراتے چند گھنٹوں میں قاری کلام اللہ‘ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گیا‘ رات گیارہ بجے کے قریب وصال ہوا‘ اگلے دن جمعرات کو گیارہ بجے دارالعلوم میں جنازہ ہوا۔

جامعہ دارالعلوم ربانیہ پھلور کے شیخ الحدیث اور شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی صاحبؒ کے شاگرد رشید حضرت مولانا حافظ نذیر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ دارالعلوم کے قریبی بڑے قبرستان کے ایک کونہ کے متعلق فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ دارالعلوم کے اساتذہ ہم سب یہاں جمع ہوں‘ تاکہ ایک ساتھ اٹھیں۔ حضرت قاری نذیر احمد صاحبؒ جو دارالعلوم کے استاذ تھے وہ فوت ہوئے تو اس کونہ میں مدفون ہوئے۔

حضرت مفتی زین العابدین صاحبؒ کے انتقال پر مذکورہ خواہش کے پیش نظر قبر تیار کر لی گئی‘ لیکن پے در پے اور متواتر شہادتوں کے باعث کہ حضرت مفتی صاحبؒ نے غلام محمد آباد کالونی کے قبرستان میں شہداء کی قبروں کے ساتھ تدفین کی خواہش کی تھی۔ اس میاں کالونی قبرستان میں تیار شدہ قبر پر مٹی ڈال کر خالی قبر پر قبر کا نشان دیا گیا تھا‘ تاکہ کسی اور استاذ کے لئے جگہ محفوظ رہے۔

اس سے پہلے دارالعلوم کے ایک استاذ کے نوعمر بیٹے غالباً سعید صاحب جو قاری محمد صدیق صاحب سے پڑھنے کے متمنی تھے‘ وہ بیمار ہوئے تو عالم نزع میں کہا کہ میری قبر قاری محمد صدیق صاحب کے ساتھ بنانا‘ حالانکہ قاری محمد صدیق صاحبؒ زندہ سلامت تھے‘ باپ نے بیٹے سے کہا کہ آپ کی مراد قاری نذیر احمد صاحب ہیں جو پہلے فوت ہو گئے ہیں؟ ان کی قبر کے ساتھ آپ کی قبر بنے‘ لیکن اس نے کہا کہ نہیں! قاری محمد صدیق صاحبؒ کی قبر کے ساتھ۔ اس وقت اسے عالم نزع کی سختی سے ”بھول گئے“ پر محمول کیا گیا۔ اس بچے کی قبر ایک قبر چھوڑ کر قاری نذیر احمد صاحبؒ کے ساتھ بن گئی جو قبر کی جگہ چھوٹی اسے مفتی صاحبؒ کے لئے تیار کیا گیا‘ لیکن خالی رہ گئی‘ اب قاری محمد صدیق صاحبؒ کو مفتی صاحبؒ کے لئے تیار شدہ خالی قبر کو کھول کر دفن کیا گیا‘ یوں اس لڑکے کی قبر قاری محمد صدیق صاحبؒ کے متصل قرار پائی۔ اس کی بیقراری کو قرار آ گیا‘ عالم آخرت میں پہلے متمنی شاگرد پہنچا پھر استاذ۔ کیا عجب ہے کہ اب وہاں بھی قرآن مجید کی تدریس کا عمل شروع ہو گیا ہو۔

آپ کے چار بیٹے ہیں دونوں بڑے عالم دین ہیں اور قاری ہیں۔ بڑا بیٹا مولانا قاری محمد تدریس کر رہا ہے‘ اس سے چھوٹا امریکا میں ہے‘ دو چھوٹے حافظ قاری ہیں اور کتابیں پڑھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حامی وناصر ہو۔ اللہ تعالیٰ قاری صاحب مرحوم کی مغفرت فرمائے اور انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔

قربانی کی فضیلت

قربانی کا بہت بڑا ثواب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

''قربانی کے دنوں میں قربانی سے زیادہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں' ان دنوں میں یہ نیک کام سب نیکیوں سے بڑھ کر ہے اور قربانی کرتے وقت یعنی ذبح کرتے وقت خون کا جو قطرہ زمین پر گرتا ہے تو زمین تک پہنچنے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کے پاس مقبول ہو جاتا ہے۔''

تو خوب خوش خوش اور دل کھول کر قربانی کیا کرو اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

''قربانی کے بدن پر جتنے بال ہوتے ہیں' ہر ہر بال کے بدلے میں ایک ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔''

بھیڑ کے بدن پر جتنے بال ہوتے ہیں' اگر کوئی صبح سے شام تک گنے تب بھی نہ گنے جا سکیں۔

اگر اللہ تعالیٰ نے امیر اور مالدار بنایا ہے تو مناسب ہے کہ جہاں اپنی طرف سے قربانی کرے' وہاں ان رشتے داروں کے لئے بھی کرے جو انتقال کر گئے ہیں' جیسے ماں باپ' وغیرہ کہ ان کی روح کو بھی اتنا بڑا ثواب پہنچ جائے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے آپؐ کی بیویوں کی طرف سے اور اپنے پیر وغیرہ کی طرف سے بھی کر دے' اور نہیں تو کم از کم اپنی طرف سے قربانی ضرور کرے' کیونکہ مالدار پر تو واجب ہے' جس کے پاس مال و دولت سب کچھ موجود ہے' قربانی کرنا اس پر واجب ہے' پھر بھی اس نے قربانی نہ کی' تو اس سے بڑھ کر بدنصیب اور محروم کون ہوگا اور گناہ الگ رہا۔

جس پر صدقہ فطر واجب ہے' اس پر قربانی فرض ہے' اس کے کرنے میں بہت بڑا ثواب ہے' اس لئے مسافر شرعی اور جس پر فرض بھی نہ ہو' اگر وہ بھی قربانی کرے تو بے حد ثواب پائے' ہاں اگر مسافر قربانی کے دنوں میں سے کسی دن اپنے گھر لوٹ آیا اور اس کے پاس اتنا مال ہے کہ جس پر قربانی فرض ہوتی ہے تو تیسرے دن قربانی کرنا ہوگی۔

حضرت مولانا مسیح اللہ خانؒ

بقر عید کی دسویں تاریخ کو نماز عید کے بعد سے لے کر بارہویں تاریخ تک سورج غروب ہونے سے پہلے بھی کر لینا درست ہے۔ اسی طرح اگر شہر اور قصبہ کے رہنے والے شخص نے اپنی قربانی کا جانور گاؤں میں بھیج دیا تھا تو اب اس کی قربانی نماز عید سے پہلے کرنا درست ہے۔ بعد ذبح گوشت منگوا لے اور کھائے۔

قربانی نہ اپنے ہاتھ سے کرنا ضروری اور نہ کسی دعا کا پڑھنا ضروری ہے' ہاں اگر خود ذبح کرنا آتا ہو اور دعا یاد ہو تو خود ذبح کرنا اور دعا پڑھ لینا اچھا ہے' صرف دل میں قربانی کا یہ خیال کر لینا کافی ہے کہ میں قربانی کرتا ہوں' البتہ ذبح کے وقت بسم اللہ اللہ اکبر کہنا ضروری ہے' اگر قصداً یہ نہ پڑھے جبکہ یاد بھی ہو تو قربانی درست نہ ہوگی' ہاں ذبح کے وقت بسم اللہ اللہ اکبر کہنا بھول گیا تو قربانی صحیح ہے۔ ذبح کے وقت کی دعا یہ ہے کہ:

''انی وجھت وجھی للذی فطر السموٰت و الارض حنیفاً وما انا من المشرکین ان صلوٰتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العلمین لا شریک لہ و بذالک امرت و انا من المسلمین اللھم منک و لک۔''

پھر بسم اللہ اکبر کہہ کر ذبح کرے اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے:

''اللھم تقبلہ منی کما تقبلت من حبیبک محمد و خلیلک ابراھیم علیھما الصلوٰۃ و السلام۔''

قربانی صرف اپنی ہی طرف سے فرض ہے' نہ بیوی کی طرف سے نہ اولاد کی طرف سے بلکہ نابالغ اولاد مالدار بھی ہو تب بھی قربانی اس کی طرف سے فرض نہیں' نہ اپنے مال میں سے نہ اس کے مال میں سے' اگر کرے گا تو نفل ہوگی' مگر اس کے مال میں سے ہرگز نہ کرے' ورنہ گناہگار اور اتنے مال کا ضامن ہوگا۔

قربانی کا جانور خرید لیا تو اس پر قربانی واجب ہو جائے گی' اگر وہ جانور گم ہو گیا تو اب دوسرا خریدنا واجب نہیں' اگر خرید لیا تو قربانی واجب ہو جائے گی' پھر اگر پہلا بھی مل گیا تو دونوں کی قربانی واجب ہو جائے

گی۔ البتہ اگر وہ امیر ہے تو صرف ایک کی واجب ہوگی۔ لہٰذا اگر امیر آدمی کا جانور گم ہوگیا یا مرگیا یا کوئی عیب ایسا پیدا ہوگیا کہ قربانی درست نہیں ہوتی تو امیر آدمی کو دوسرا جانور خریدنا واجب ہے۔

بعض لوگوں کو اس پر تعجب ہوتا ہے' سیدھی بات ہے کہ غریب پر منجانب اللہ واجب نہ تھی' اس نے قربانی کی نیت کرکے اپنے اوپر خود واجب کرلی' پھر دوسری خریدی' قربانی کی نیت سے وہ بھی واجب ہوگئی' جیسے نفل نماز کی نیت باندھنے سے واجب ہوجاتی ہے' فاسد کرنے سے پھر ادا کرنا لازم ہوتی ہے' بخلاف اس شخص کے کہ جس پر پہلے ہی سے واجب ہے' لہٰذا اس پر وہ ایک ہی واجب رہے گی اور یہ کرم خداوندی کس قدر ہے کہ امیر کے ذمہ گم ہوجانے پر دوسرا خریدنا لازم اور غریب کو دوسرا خریدنا لازم نہیں' اس نے خود ہی دوسری خرید کر لازم کرلی' پھر تعجب کی کیا بات ہے؟ شریعت میں کہیں تنگی نہیں' جو کچھ تنگی معلوم ہوتی ہے' یہ اپنے جہل اور ناواقفیت کی وجہ سے ہے۔

اگر قربانی کا جانور خریدتے وقت کسی کو شریک کرنے کی نیت ہو تب تو شریک کرنا درست ہے' خواہ شریک کرنے والا غریب ہو یا امیر' اور اگر خریدتے وقت شریک کرنے کی نیت نہ تھی بلکہ پورا جانور خود ہی کرنے کا ارادہ تھا تو اگر وہ غریب ہے کہ جس پر قربانی واجب نہ تھی' اسے تو شریک کرنا درست نہیں اور اگر وہ امیر ہے کہ جس پر قربانی واجب ہے تو اسے دوسرے کو شریک کرلینا درست ہے مگر بہتر نہیں۔

بکری' بکرا' بھیڑ' دنبہ' گائے' بیل' بھینس' بھینسا' اونٹ' اونٹنی ان جانوروں کی قربانی کرنا درست ہے' اور جانوروں کی درست نہیں۔

اونٹ' اونٹنی' گائے' بیل' بھینس میں سات حصے تک درست ہیں۔ اگر سات آدمی اپنا اپنا حصہ لے کر ان جانوروں یعنی گائے' بیل' بھینس' بھینسا' اونٹ میں شریک ہوجائیں تو درست ہے مگر سب کی نیت قربانی کی ہو' صرف گوشت کھانے کی نیت نہ ہو اور نہ کسی کا حصہ پورے ایک حصہ سے کم ہو۔ اگر کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم ہو یا آٹھ حصے ہوجائیں یا کسی ایک کی نیت گوشت کھانے کی ہو' تو پھر کسی کی قربانی درست نہ ہوگی' نہ اس کی جس کا پورا حصہ ہے' نہ اس کی جس کا ساتویں حصہ سے کم ہے۔

اونٹ پانچ برس کا' بکری' بکرا سال بھر کا' گائے' بھینس دو برس کی' البتہ دنبہ' بھیڑ اتنا فربہ ہو کہ ایک سال کے بھیڑ' دنبوں میں چھوڑ دیں تو سال بھر کا معلوم ہو تو ایسے چھ ماہ کی عمر کے بھیڑ' دنبہ کی بھی قربانی درست ہے۔ مگر بکرا' بکری پورے ایک سال کے ہی ہوں' اس سے بالکل کم نہ ہوں' خواہ کیسے ہی فربہ ہوں۔

قربانی کا جانور اندھا ہو' یا کانا ہو' یا ایک آنکھ کی تہائی یا زائد روشنی جاتی رہی ہو' جس کے کان پیدائش ہی سے بالکل نہ ہوں' یا ایک کان تہائی یا تہائی سے زائد یا دم تہائی یا تہائی سے زائد کٹ گئی' یا جس کے بالکل دانت نہ ہوں یا زائد گر گئے ہوں' یا جس کے سینگ بالکل جڑ سے ٹوٹ گئے ہوں' گودا نظر آتا ہے' یا اتنا لنگڑا کہ تین پاؤں سے چلتا ہے' چوتھا پاؤں زمین پر رکھا ہی نہیں جاتا یا رکھا جاتا ہے مگر چل نہیں سکتا' یا اتنا دبلا ہے کہ ہڈیوں میں بالکل گودا نہ رہا' تو ایسے جانور کی قربانی درست نہیں' ہاں اگر ایسا لنگڑا ہو کہ چلتے وقت لنگ والا پاؤں زمین پر رکھ کر چلتا ہو اور صرف کچھ کمزور ہو' بالکل بے گودا نہ ہو' یا دانت زیادہ موجود ہوں اور تھوڑے گر گئے ہوں' یا کان پیدائشی چھوٹے چھوٹے ہوں' یا پیدائش ہی سے سینگ نہ ہوں' یا تھے تو مگر ٹوٹ گئے ہوں' البتہ بالکل جڑ سے نہیں ٹوٹے' تو ایسے جانوروں کی قربانی درست ہے۔ اسی طرح خصی بکرے مینڈھے کی قربانی بھی جائز ہے' بلکہ خصی کی اولیٰ ہے۔

قربانی کا جانور خریدنے کے بعد ایسا عیب پیدا ہوگیا کہ جس سے قربانی درست نہیں تو اگر وہ شخص امیر ہے کہ جس پر قربانی واجب ہے تب تو دوسرا جانور خرید کر قربانی کرے' اور اگر وہ غریب ہے کہ جس پر قربانی واجب نہ تھی تو اسے درست ہے کہ اسی کی قربانی کردے' دوسرے جانور کو خرید کر قربانی کرنا لازم نہیں۔

قربانی کے جانور کا گوشت تقسیم نہ کریں بلکہ یکجائی احباب' فقراء کو تقسیم کرنا یا پکا کر کھلانا چاہیں تو درست ہے اور اگر شریک اس میں سے حصے کرنا چاہیں تو پھر اٹکل سے تقسیم کرنا درست نہیں ہے' سب کو ٹھیک ٹھیک تقسیم کرنا چاہیے۔ اگر کسی طرف زائد ہوجائے گا تو سود کا گناہ ہوگا اور جس طرف زائد ہوگیا ہو' اس کا کھانا بھی درست نہیں' البتہ ایک طرف سری پائے یا کھال ملالی تو اگر اس طرف گوشت کم ہو تو درست ہے' ہاں جس طرف گوشت زیادہ ہو' اس طرف سری پائے ملائے تو یہ بھی سود ہوا اور گناہ ہوگا۔

قربانی کا گوشت خود کھائے' اپنے رشتہ داروں کو دے' اور فقراء محتاجوں کو خیرات کرے' اور اگر سب خود ہی کھالیا جائے تو یہ بھی درست ہے' مگر بہتر یہ ہے کہ گوشت کے تین حصے کرے: ایک حصہ اپنے لئے' ایک رشتہ داروں میں بھیجنے کے لئے' ایک فقراء غریبوں کے لئے۔ جن کے یہاں قربانی نہ ہو' ان کے یہاں بھیجنا زیادہ مناسب ہے اور گوشت یا چربی یا چھیچھڑے قصائی کی مزدوری میں نہ دے' بلکہ مزدوری اپنے پاس سے الگ دے۔

اگر کھال کو بلا بیچے ہوئے یونہی اپنے کام میں لائے جیسے چرس' چھلنی' مشک' ڈول' جائے نماز بنوائی تو درست ہے' مگر جب بیچ دی تو پھر اس کے دام خیرات کرنا لازم ہے' کسی غریب کو دے دیں' مسجد یا

کفن یا کنویں وغیرہ کسی ایسی جگہ خرچ کرنا درست نہیں ہے' نہ کسی کی مزدوری اور تنخواہ میں دینا درست ہے' ہاں مدرسوں میں دے دی جائے اور اہل مدارس قاعدے کے موافق تملیک کرلیں' تب جس جگہ صرف کریں درست ہے یا طلبا پر کھانے' کپڑے وغیرہ میں صرف کریں' رسی' جھول قربانی کے جانور کے جو ساتھ آتی ہے سب خیرات کردینا چاہئے۔

جو شخص قربانی کرنے کی منت مانے اور کام پورا ہوجائے تو اس قربانی کا کرنا واجب ہوجائے گا' خواہ وہ مالدار ہو یا نہ ہو' اور منت کی قربانی کا سب گوشت خیرات کرنا واجب ہے' نہ خود کھائے' نہ امیروں کو دے' جتنا خود کھائے گا یا امیروں کو دے گا تو اتنا پھر خیرات کرنا ہوگا' دوسری بات یہ ہے کہ قربانی کے ہی دنوں میں کرے' ہاں اگر ذبح کرنا مراد ہو تو جب چاہے ذبح کردے' قربانی کے دنوں میں ذبح کرنے کی قید نہیں ہوگی۔

اگر اپنی خوشی سے کسی مردے کو ثواب پہنچانے کے لئے قربانی کی جائے تو درست ہے اور اس کے گوشت کا خود کھانا یا تقسیم کرنا بھی سب درست ہے مثل اپنی قربانی کے' لیکن اگر کوئی وصیت کرکے مرا ہو کہ میرے ترکہ میں سے میری طرف سے قربانی کردی جائے اور اس کی وصیت کی بنا' پر اس کے مال میں سے قربانی کی گئی تو اس قربانی کا تمام گوشت خیرات کردینا واجب ہے' اور اگر وصیت کی بنا' پر قربانی کی مگر اپنے روپیہ سے کی تو پھر خیرات کرنا ضروری نہیں بلکہ اس کا حکم مثل اپنی قربانی کے ہے' ہاں ثواب میت کو ملے گا۔

بلا اجازت کسی کی طرف سے قربانی کا کرنا درست نہیں' یہ قربانی درست نہ ہوگی اور اگر کسی جانور میں کسی کا حصہ بلا اجازت لے لیا تو اور حصہ داروں کی بھی قربانی صحیح نہ ہوگی۔

☆☆..........☆☆

قادیانیوں کو لگام دی جائے' ان کی غنڈا گردی کا سدباب کیا جائے' قادیانیوں کے ظلم وتشدد اور فائرنگ سے مسلمان خوف وہراس میں مبتلا ہیں

چیچہ وطنی (نامہ نگار) ہڑپہ کے نواحی گاؤں ۶۔۱۱ ایل میں قادیانی غنڈا گردی کا راج ہے۔ مسلمانوں پر جبر وتشدد اور فائرنگ کی وجہ سے گاؤں میں خوف وہراس پھیلا ہوا ہے۔ تھانہ ہڑپہ میں متعدد درخواستیں دینے کے باوجود قادیانی ملزمان دندناتے پھر رہے ہیں۔ دینی ومذہبی حلقوں اور سماجی شخصیات کی طرف سے تشویش اور مذمت اور قادیانی ملزمان کی فوری گرفتاری کا مطالبہ زور پکڑتا جارہا ہے۔ تفصیلات کے مطابق تھانہ ہڑپہ کے متعلقہ نواحی گاؤں چک ۶۔۱۱ ایل میں قادیانی غنڈہ گردی عروج پر ہے' جس نے وہاں کے رہائشی مسلمانوں کو گاؤں چھوڑنے پر مجبور کردیا ہے' وہاں قادیانی' غریب ونادار مسلمانوں کی عزتوں اور جانوں کے درپے ہیں' وہاں کے مسلمان' قادیانیوں کے ظلم وتشدد اور فائرنگ سے خوف وہراس میں مبتلا ہیں۔ تھانہ ہڑپہ کا ایس ایچ او قادیانیوں کا ٹاؤٹ بنا ہوا ہے جو رشوت لے کر قادیانیوں کی غنڈہ گردی کی پشت پناہی کررہا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں قاری عبدالجبار' حافظ محمد اصغر عثمانی' قاری زاہد اقبال اور مولانا عبدالحکیم نعمانی کے علاوہ ضلع ساہیوال کی تمام مذہبی ودینی جماعتوں اور سماجی حلقوں نے اعلیٰ حکام سے مطالبہ کیا ہے کہ مذکورہ گاؤں کے قادیانی غنڈوں کو فی الفور گرفتار کیا جائے' تھانہ ہڑپہ کے ایس ایچ او کا ٹرانسفر کیا جائے' وہاں اسلحہ کے زور پر قادیانیت کی تبلیغ کرنے والے قادیانیوں کے خلاف فی الفور کارروائی کی جائے' قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کا فوری تدارک کیا جائے' چک کی قادیانی عبادت گاہ سے مینار جو کہ اسلامی شعائر میں سے ہے' ختم کئے جائیں اور قادیانیوں کے قبرستان سے کلمہ' قرآنی آیات اور دیگر اسلامی شعائر کو محفوظ کیا جائے۔ اگر امتناع قادیانیت آرڈی نینس کی روشنی میں کارروائی کرکے قادیانیوں کو لگام نہ دی گئی تو پھر ہولناک کشیدگی جنم لے گی اور مستقبل کے تمام حالات کی ذمہ داری قادیانی نواز ایس ایچ او ہڑپہ پر عائد ہوگی۔ دریں اثنا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا عبدالحکیم نعمانی' قاری زاہد اقبال' مولانا کفایت اللہ حنفی' حافظ محمد اصغر عثمانی اور محمد اسلام بھٹی نے ایک مشترکہ بیان میں چک ۶۔۱۱ ایل میں بڑھتی ہوئی قادیانی غنڈا گردی پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے صوبائی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مذکورہ گاؤں میں قادیانیت کے گھوڑے کو لگام دی جائے اور مسلمانوں کو قادیانی غلامی میں دینے والے ایس ایچ او تھانہ ہڑپہ کے خلاف فوری تادیبی کارروائی کرکے اعلیٰ سطح پر قادیانی ملزمان ایس ایچ او کے خلاف فوری تحقیقات کی جائیں۔

احکام عید الاضحی ۱

حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ

عشرۂ ذی الحجہ کے فضائل:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے لئے عشرۂ ذوالحجہ سے بہتر کوئی زمانہ نہیں' ان میں ایک دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر اور ایک رات میں عبادت کرنا شب قدر کے برابر ہے۔(ترمذی و ابن ماجہ)

قرآن مجید کی سورۂ والفجر میں اللہ تعالیٰ نے دس راتوں کی قسم کھائی ہے' وہ دس راتیں جمہور کے قول میں یہی عشرہ ذوالحجہ کی راتیں ہیں' خصوصاً نویں تاریخ یعنی عرفہ کا دن اور عرفہ اور عید کی درمیانی رات ان تمام ایام میں بھی خاص فضیلت رکھتے ہیں۔ عرفہ یعنی نویں ذوالحجہ کا روزہ رکھنا ایک سال گزشتہ اور ایک سال آئندہ کا کفارہ ہے' اور عید کی رات میں بیدار رہ کر عبادت میں مشغول رہنا بہت بڑی فضیلت اور ثواب کا موجب ہے۔

تکبیر تشریق:

"اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد."

عرفہ یعنی نویں تاریخ کی صبح سے تیرھویں تاریخ کی عصر تک ہر نماز کے بعد بآواز بلند ایک مرتبہ یہ تکبیر پڑھنا واجب ہے' فتویٰ اس پر ہے کہ باجماعت نماز پڑھنے والے اور تنہا نماز پڑھنے والے اس میں برابر ہیں' اسی طرح مرد و عورت دونوں پر واجب ہے' البتہ عورت بآواز بلند تکبیر نہ کہے۔(شامی)

تنبیہ:

اس تکبیر کا متوسط بلند آواز سے کہنا ضروری ہے' بہت سے لوگ اس میں غفلت کرتے ہیں' پڑھتے ہی نہیں یا آہستہ پڑھ لیتے ہیں' اس کی اصلاح ضروری ہے۔

اعمال مسنونہ:

عیدالاضحیٰ کے روز یہ اعمال مسنون ہیں:

صبح کو سویرے اٹھنا' غسل و مسواک کرنا' پاک صاف عمدہ کپڑے جو اپنے پاس ہوں پہننا' خوشبو لگانا' عید کی نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا' عید گاہ کو جاتے ہوئے تکبیر مذکورہ الصدر بآواز بلند کہنا۔

قربانی:

قربانی ایک اہم عبادت اور شعائر اسلام میں سے ہے' زمانہ جاہلیت میں بھی اس کو عبادت سمجھا جاتا تھا' مگر بتوں کے نام پر قربانی کرتے تھے' اسی طرح آج تک بھی دوسرے مذاہب میں قربانی مذہبی رسم کے طور پر ادا کی جاتی ہے' بتوں کے نام پر یا مسیح کے نام پر قربانی کرتے ہیں۔ سورۂ کوثر "انا اعطینک الکوثر" میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا ہے کہ جس طرح نماز اللہ کے سوا کسی کی نہیں ہو سکتی' قربانی بھی اسی کے نام پر ہونی چاہئے "فصل لربک وانحر" کا یہی مفہوم ہے' دوسری ایک آیت میں اسی مفہوم کو دوسرے عنوان سے اس طرح بیان فرمایا ہے: "ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین." (تفسیر ابن کثیر)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد ہجرت دس سال مدینہ طیبہ میں قیام فرمایا' ہر سال برابر قربانی کرتے تھے۔(ترمذی)

جس سے معلوم ہوا کہ قربانی صرف مکہ مکرمہ کے لئے مخصوص نہیں' ہر شخص پر ہر شہر میں بعد تحقیق شرائط واجب ہے' اور مسلمانوں کو اس کی تاکید فرماتے تھے' اسی لئے جمہور اسلام کے نزدیک قربانی واجب ہے۔(شامی)

قربانی کس پر واجب ہے؟

قربانی ہر مسلمان عاقل' بالغ' مقیم پر واجب ہوتی ہے' جس کی ملک میں ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی قیمت کا مال اس کی حاجات اصلیہ سے زائد موجود ہو' یہ مال خواہ سونا' چاندی یا اس کے زیورات ہوں یا مال تجارت یا ضرورت

سے زائد گھریلو سامان یا مسکونہ مکان سے زائد کوئی مکان وغیرہ ہو۔ (شامی)

قربانی کے معاملہ میں اس مال پر سال بھر گزرنا بھی شرط نہیں' بچہ اور مجنون کی ملک میں اگر اتنا مال ہو بھی تو اس پر یا اس کی طرف سے اس کے ولی پر قربانی واجب نہیں' اسی طرح جو شخص شرعی قاعدے کے موافق مسافر ہو' اس پر بھی قربانی لازم نہیں۔ (شامی)

مسئلہ: جس شخص پر قربانی واجب نہ تھی' اگر اس نے قربانی کی نیت سے کوئی جانور خرید لیا تو اس کی قربانی واجب ہوگئی۔ (شامی)

قربانی کے دن:

قربانی کی عبادت صرف تین دن کے ساتھ مخصوص ہے' دوسرے دنوں میں قربانی کی کوئی عبادت نہیں' قربانی کے دن ذو الحجہ کی دسویں' گیارہویں' بارہویں تاریخیں ہیں' اس میں جب چاہے قربانی کرسکتا ہے' البتہ پہلے دن کرنا افضل ہے۔

قربانی کے بدلہ میں صدقہ وخیرات:

اگر قربانی کے دن گزر گئے' ناواقفیت یا غفلت یا کسی عذر سے قربانی نہ کرسکا تو قربانی کی قیمت فقراء ومساکین پر صدقہ کرنا واجب ہے' لیکن قربانی کے تین دنوں میں جانور کی قیمت صدقہ کردینے سے یہ واجب ادا نہ ہوگا' بلکہ ہمیشہ گناہگار رہے گا' کیونکہ قربانی ایک مستقل عبادت ہے' جیسے نماز پڑھنے سے روزہ اور روزہ رکھنے سے نماز ادا نہیں ہوتی' زکوٰۃ ادا کرنے سے حج ادا نہیں ہوتا' ایسے ہی صدقہ' خیرات کرنے سے قربانی ادا نہیں ہوتی' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور تعامل اور پھر اتفاق صحابہ کرامؓ اس پر شاہد ہیں۔

قربانی کا وقت:

جن بستیوں یا شہروں میں نماز جمعہ وعیدین جائز ہے' وہاں نماز عید سے پہلے قربانی جائز نہیں' اگر کسی نے نماز عید سے پہلے قربانی کردی تو اس پر دوبارہ قربانی لازم ہے۔ البتہ چھوٹے گاؤں جہاں جمعہ وعیدین کی نمازیں نہیں ہوتیں' یہ لوگ دسویں تاریخ کی صبح صادق کے بعد قربانی کرسکتے ہیں' ایسے ہی کسی عذر کی وجہ سے نماز عید پہلے دن نہ ہوسکے تو نماز عید کا وقت گزر جانے کے بعد قربانی درست ہے۔ (درمختار)

مسئلہ:...... قربانی رات کو بھی جائز ہے' مگر بہتر نہیں۔ (شامی)

قربانی کے جانور:

بکرا' دنبہ' بھیڑ ایک ہی شخص کی طرف سے قربان کیا جاسکتا ہے۔ گائے' بیل' بھینس' اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے ایک کافی ہے' بشرطیکہ سب کی نیت ثواب کی ہو' کسی کی نیت محض گوشت کھانے کی نہ ہو۔

مسئلہ:...... بکرا' بکری ایک سال کا پورا ہونا ضروری ہے' بھیڑ اور دنبہ اگر اتنا فربہ اور تیار ہو کہ دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہو تو وہ بھی جائز ہے' گائے' بیل' بھینس دو سال کی' اونٹ پانچ سال کا ہونا ضروری ہے' ان عمروں سے کم کے جانور قربانی کے لئے کافی نہیں۔

مسئلہ:...... اگر جانوروں کا فروخت کرنے والا پوری عمر بتاتا ہے اور ظاہری حالات سے اس کے بیان کی تکذیب نہیں ہوتی تو اس پر اعتماد کرنا جائز ہے۔

مسئلہ:...... جس جانور کے سینگ پیدائشی طور پر نہ ہوں یا بیچ میں سے ٹوٹ گیا ہو' اس کی قربانی درست ہے' ہاں سینگ جڑ سے اکھڑ گیا ہو جس کا اثر دماغ پر ہونا لازم ہے تو اس کی قربانی درست نہیں۔ (شامی)

مسئلہ:...... خصی (بدھیا) بکرے کی قربانی جائز بلکہ افضل ہے۔ (شامی)

مسئلہ:...... اندھے' کانے' لنگڑے جانور کی قربانی درست نہیں' اسی طرح ایسا مریض اور لاغر جانور جو قربانی کی جگہ تک اپنے پیروں پر نہ جاسکے تو اس کی قربانی بھی جائز نہیں۔

مسئلہ:...... جس جانور کا تہائی سے زیادہ کان یا دم کٹی ہوئی ہو اس کی قربانی جائز نہیں۔ (شامی)

مسئلہ:...... جس جانور کے دانت بالکل نہ ہوں یا اکثر نہ ہوں' اس کی قربانی جائز نہیں۔ (شامی' درمختار)

اسی طرح جس جانور کے کان پیدائشی طور پر بالکل نہ ہوں' اس کی قربانی درست نہیں۔

مسئلہ:...... اگر جانور صحیح سالم خریدا تھا' پھر اس میں کوئی عیب مانع قربانی پیدا ہوگیا تو اگر خریدنے والا غنی صاحب نصاب نہیں ہے تو اس کے لئے اسی عیب دار جانور کی قربانی جائز ہے اور اگر یہ شخص غنی صاحب نصاب ہے تو اس پر لازم ہے کہ اس جانور کے بدلے دوسرے جانور کی قربانی کرے۔ (درمختار وغیرہ)

قربانی کا مسنون طریقہ:

اپنی قربانی کو خود اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا افضل ہے، اگر خود ذبح کرنا نہیں جانتا تو دوسرے سے ذبح کرا سکتا ہے، مگر ذبح کے وقت وہاں خود بھی حاضر رہنا افضل ہے۔

مسئلہ:...... قربانی کی نیت صرف دل سے کرنا کافی ہے، زبان سے کہنا ضروری نہیں، البتہ ذبح کرنے کے وقت "بسم اللہ اللہ اکبر" کہنا ضروری ہے، سنت ہے کہ جب جانور ذبح کرنے کے لئے رو بہ قبلہ لٹائے تو یہ دعا پڑھے:

"انی وجہت وجہی للذی فطر السموت و الارض حنیفاً و مآ انا من المشرکین ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العلمین."

اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے:

"اللھم تقبلہ منی کما تقبلت من حبیبک محمد و خلیلک ابراھیم علیھما السلام."

آداب قربانی:

قربانی کے جانور کو چند روز پہلے سے پالنا افضل ہے۔

مسئلہ:...... قربانی کے جانور کا دودھ نکالنا یا اس کے بال کاٹنا جائز نہیں، اگر کسی نے ایسا کرلیا تو دودھ اور بال یا ان کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔ (بدائع)

مسئلہ:...... قربانی سے پہلے چھری کو خوب تیز کرلے اور ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کرے اور ذبح کے بعد کھال اتارنے اور گوشت کے ٹکڑے کرنے میں جلدی نہ کرے، جب تک کہ پوری طرح جانور ٹھنڈا نہ ہو جائے۔ (بدائع)

متفرق مسائل:

(شہر میں) عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا جائز نہیں، لیکن جس شہر میں کئی جگہ نماز عید ہوتی ہو تو شہر میں کسی ایک جگہ بھی نماز عید ہوگئی تو پورے شہر میں قربانی جائز ہو جاتی ہے۔ (بدائع)

مسئلہ:...... قربانی کے جانور کے اگر ذبح سے پہلے بچہ پیدا ہو گیا یا ذبح کے وقت اس کے پیٹ سے زندہ بچہ نکل آیا تو اس کو بھی ذبح کر دینا چاہئے۔ (بدائع)

مسئلہ:...... جس شخص پر قربانی واجب تھی، اگر اس نے قربانی کا جانور خرید لیا، پھر وہ گم ہو گیا یا چوری ہو گیا تو واجب ہے کہ اس کی جگہ دوسری قربانی کرے، اگر دوسری قربانی کرنے کے بعد پہلا جانور مل جائے تو بہتر یہ ہے کہ اس کی بھی قربانی کر دے، لیکن اس پر قربانی واجب نہ تھی، نفل طور پر اس نے قربانی کے لئے جانور خرید لیا، پھر وہ مر گیا یا گم ہو گیا تو اس کے ذمہ دوسری قربانی واجب نہیں، ہاں اگر گمشدہ جانور قربانی کے دنوں میں مل جائے تو اس کی قربانی کرنا واجب ہے اور ایام قربانی کے بعد ملے تو اس جانور یا اس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔ (بدائع)

قربانی کا گوشت:

ا:...... جس جانور میں کئی حصہ دار ہوں تو گوشت وزن کرکے تقسیم کیا جائے، اندازہ سے تقسیم نہ کریں۔

۲:...... افضل ہے کہ قربانی کا گوشت تین حصے کرکے ایک حصہ اپنے اہل و عیال کے لئے رکھے، ایک حصہ احباب و اعزہ میں تقسیم کرے، ایک حصہ فقراء و مساکین میں تقسیم کرے اور جس شخص کا عیال زیادہ ہو وہ تمام گوشت خود بھی رکھ سکتا ہے۔

۳:...... قربانی کا گوشت فروخت کرنا حرام ہے۔

۴:...... ذبح کرنے والے کی اُجرت میں گوشت یا کھال دینا جائز نہیں، اُجرت علیحدہ دینی چاہئے۔

قربانی کی کھال:

ا:...... قربانی کی کھال کو اپنے استعمال میں لانا، مثلاً: مصلّی بنالیا جائے، یا چمڑے کی کوئی چیز ڈول وغیرہ بنالیا جائے، یہ جائز ہے لیکن اگر اس کو فروخت کیا تو اس کی قیمت اپنے خرچ میں لانا جائز نہیں، بلکہ اس کا صدقہ کرنا واجب ہے اور قربانی کی کھال کو فروخت کرنا بدوں صدقہ کے بھی جائز نہیں۔ (عالمگیری)

۲:...... قربانی کی کھال کسی خدمت کے معاوضے میں دینا جائز نہیں، اس لئے مسجد کے موذن یا امام وغیرہ کے حق الخدمت کے طور پر ان کو کھال دینا درست نہیں۔

۳:...... مدارس اسلامیہ کے غریب اور نادار طلباً ان کھالوں کا بہترین مصرف ہیں کہ اس میں صدقہ کا ثواب بھی ہے اور احیائے علم دین کی خدمت بھی، مگر مدرسین و ملازمین کی تنخواہ اس سے دینا جائز نہیں (یہی مسئلہ دیگر دینی تنظیموں اور اداروں کے بارے میں بھی ہے)۔

☆☆............☆☆

مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن

حضرت علامہ محمد یوسف بنوریؒ

تاریخ شاہد ہے کہ مسلمانوں کا سب سے ہوشیار دشمن ''برطانیہ'' ہے۔ عالم اسلام کی تمام تر مشکلات کا سرچشمہ ''برطانیہ'' کا وجود ہے۔ سرزمین متحدہ ہندوستان میں اسلامی وحدت اور اسلامی قوت کو جتنا نقصان برطانیہ سے پہنچا ہے' تاریخ میں اس کی نظیر نہیں ملے گی۔ مذہب اسلام میں ''جہاد'' کا مسئلہ اس کے لئے ناقابل برداشت تھا۔ میدان عرفات میں عالم اسلام کا حیرت انگیز اجتماع اور اتحاد اسلامی کا یہ حیرت انگیز مظاہرہ اس کے لئے ناقابل برداشت تھا۔ یہ اور اس قسم کے اور مسائل کا تعلق اسلام کے بنیادی عقیدۂ ختم نبوت سے تھا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ''خاتم الانبیاً'' ہیں اور سلسلہ نبوت کی آخری کڑی ہیں' اور یہ تمام احکام انہی کی شریعت مقدسہ کا حصہ ہیں' بیک قلم یہ تو مشکل تھا کہ ''نبوت و رسالت'' کے لئے کوئی مدعی پیدا کیا جائے۔ تاریخ اسلام شاہد ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جس نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا' قتل کیا گیا' اس لئے ضرورت اس کی تھی کہ اس امر مقصود کی طرف آہستہ آہستہ قدم اٹھائے جائیں' اس مقصد کے لئے موضع ''قادیان'' ضلع گورداسپور میں ایک صاحب مرزا غلام احمد قادیانی کا انتخاب عمل میں آیا۔

یہ پروگرام اس انداز سے شروع کیا گیا کہ مسلمان بدک نہ جائیں اور دعویٰ برداشت کیا جاسکے ابتداً اس کا ظہور ''مبلغ اسلام' داعی اسلام'' کی حیثیت سے ہوا' پھر بہت جلد ''مجدد'' ہونے کا دعویٰ کیا' یہ دعویٰ مسلمانوں کے لئے انوکھا نہ تھا' بہت سے ''مجددین'' اسلام میں آئے اور احیائے دین و تجدید دین کرتے رہے۔

پھر دعویٰ کیا کہ میں ''مہدی'' ہوں اور وہی مہدی جن کا ذکر احادیث نبویہ اور عقائد اسلامیہ میں ہے۔

پھر آگے بڑھا اور دعویٰ کیا کہ ''مسیح بن مریم'' کا ''مثیل'' ہوں (یعنی ان جیسا ہوں)۔ پھر دعویٰ کیا کہ خود ''مسیح بن مریم'' ہوں' جن کا ذکر اسلامی عقائد میں ہے' تاکہ نبوت و رسالت کے راستے سے جدید احکام کا حکم دینا آسان ہوجائے۔

اب مسلمانوں اور علماً کے کان کھلے اور تردید وتنقید کا دروازہ کھل گیا' آخر ہوتے ہوتے اس نے ''نبوت'' کا دعویٰ کیا' جب کہا گیا کہ نبوت ختم ہوچکی' تو یہ اصطلاح گھڑی کہ میں ''ظلی اور بروزی'' نبی ہوں۔ ''ظل و بروز'' کے پردے میں آگے بڑھنا چاہا۔

پھر کہا کہ میں ''حقیقی نبی'' ہوں' لیکن غیر تشریعی اور مجھے ''وحی'' آتی ہے اور جو فرشتہ وحی لے کر آتا ہے' اس کا نام ''ٹیچی ٹیچی'' ہے۔

پھر دعویٰ کیا کہ میری وحی میں ''امر'' بھی ہے اور ''نہی'' بھی یعنی کرنے نہ کرنے کے احکام ہیں۔

رفتہ رفتہ ''نبی ورسول'' ہونے کا دعویٰ کیا اور کہا کہ قرآن مجید کی سورۂ صف آیت ۶:

''ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمه احمد''

(یعنی عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت دی ہے کہ میرے بعد ایک رسول آئے گا' جس کا نام احمد ہوگا)

میں میری نبوت کی پیش گوئی ہے' کیونکہ میرا نام غلام احمد ہے۔

پھر دعویٰ کیا کہ سورۂ فتح میں ''محمد رسول اللہ'' میرے حق میں ہے' میں احمد بھی ہوں اور محمد بھی۔

برطانیہ کی پوری حمایت واعانت اور حفاظت اس مدعی نبوت کو حاصل تھی' جب یہ آخری منزل' جس کے لئے یہ تمام دعوے بطور تمہید تھے' آگئی تو بزعم خود نبی اور رسول بن بیٹھے' تو اب نئے نئے احکام کے لئے راستہ صاف ہوگیا' پھر حسب ذیل دعوے کئے:

۱:...... برطانوی حکومت اللہ تعالیٰ کا سایہ ہے۔

۲:......اس کی اطاعت مسلمانوں پر فرض ہے۔

۳:...... جہاد کے لئے جانے کی حاجت اب باقی نہیں رہی۔

۵:...... جو شخص میری نبوت سے انکار کرے وہ ''جہنمی'' ہے۔

۶:...... جو مجھ پر ایمان نہ لائے وہ صحرا کے ''خنزیر'' اور کتیوں سے بدتر ہیں' وغیرہ وغیرہ سینکڑوں جھوٹے دعوے کیے۔

برطانیہ جب دوسری جنگ عظیم میں ہندوستان کی تقسیم پر راضی ہوگیا تو جاتے جاتے پاکستان کے لئے مختلف فتنے بپا کر گیا۔ سب سے بڑا فتنہ یہ کھڑا کیا کہ حکومت پاکستان کا سب سے پہلا وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان قادیانی ہوگا' بنگال کو تقسیم کرایا' پنجاب کو تقسیم کرایا' باؤنڈری کمیشن کے ذریعہ پاکستان کے علاقے ہندوستان کو دیئے' جس سے پٹھان کوٹ ان کی طرف چلا گیا اور کشمیر کا مسئلہ پیدا ہوگیا اور مقبوضہ کشمیر پر ہندوستان نے ناجائز قبضہ جمالیا۔

سر ظفر اللہ قادیانی نے انگریز کے خود کاشتہ پودے ''قادیانیت'' کی پوری آبیاری کی اور اس کے بیج کو لے جا کر عالم عرب اور تمام عالم میں بو دیا' جو آج ستائیس برس کے بعد اتنا تناور اور قوی درخت بن گیا' جس کی ایک مثال (۲۹/مئی ۱۹۷۴ء کا) ''ربوہ'' (حال چناب نگر) کا حادثہ ہے۔

یہ طاقت جس منزل پر پہنچ گئی ہے' تفصیلات میں جانے کی حاجت نہیں' وہ آپ کے سامنے ہیں:

''عیاں راچہ بیاں''

ہماری حکومت کی چشم پوشی و غفلت اور رواداری کی وجہ سے (قادیانیت) خطرناک مرحلہ میں داخل ہوگئی ہے' اگر اس وقت مزید غفلت سے کام لیا گیا تو اس کے نتائج ''خاکم بدہن'' اتنے خطرناک ہوں گے کہ جس کا تصور بھی اس وقت نہیں کیا جاسکتا۔

☆☆......☆☆

تقریب تقسیم انعامات بسلسلہ چرم قربانی

کراچی (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیر اہتمام جامعہ قاسمیہ ٹرسٹ پی آئی بی کالونی میں تقریب تقسیم انعامات بسلسلہ چرم قربانی منعقد ہوئی' جس میں مدرسہ کے کثیر طلبا کرام' اساتذہ کرام اور معاونین مجلس نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ تقریب کا انعقاد جامعہ قاسمیہ کے وسیع وعریض اور خوشنما ہال میں ہوا' جہاں اساتذہ کرام کی نگرانی میں مجلس کے رفقاء جن میں جمال عبدالناصر شاہد' سیّد انوار الحسن' قاری عبدالعزیز' حکیم احمد علی صدیقی' ضیاء احمد' سمیع احمد' وارث علی' قاری فاروق احمد اور کمال شاہ نے نہایت حسن انتظام سے انعامات سیٹ کئے اور پروگرام کو دیدہ زیب بنایا۔ پروگرام کا آغاز جامعہ کے طلباء کی تلاوت سے ہوا' طلباء نے نہایت احسن انداز میں کلام مجید کی تلاوت کی اور پروگرام میں مزید جاذبیت پیدا کردی۔ بعض طلباء نے نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے گل ہائے عقیدت سے پروگرام کا لطف دوبالا کیا۔ اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے موضوع پر مختصر خطاب کیا' جس کے دوران انہوں نے مدرسہ کے مہتمم' اساتذہ کرام اور طلباء کی عظیم قربانی کی تعریف کی اور ان کو خراج تحسین پیش کیا۔ آخر میں جامعہ قاسمیہ ٹرسٹ کے منتظم اعلیٰ جناب حضرت مولانا امان اللہ خالدی صاحب نے خصوصی اور مختصر مگر نہایت جامع خطاب کیا اور طلباء کے کام کو سراہا۔ اس کے بعد انعامات دینے کا سلسلہ شروع ہوا۔ الحمدللہ! طلباء نے کثیر تعداد میں انعام حاصل کئے۔ تقسیم انعامات کے وقت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی دفتر کے ناظم جناب محمد انور' انعامی تقریب کے روح رواں جناب نعیم احمد بھی موجود تھے۔ رب کریم اس پروگرام کا انعقاد کرنے والے تمام رفقاء' معاونین' محبین اور مخلصین کو اپنی طرف سے خیر کثیر نصیب فرمائے' فلاح دارین نصیب فرمائے' خاتمہ بالخیر فرمائے اور اس پروگرام کو مجلس کے لئے مفید بنائے۔

سانحہ ارتحال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مخلص کارکن مولانا فخر الزمان الوہوی کی نانی محترمہ گزشتہ دنوں دار بقا سے دار آخرت کی طرف رحلت فرماگئیں۔ آپ انتہائی نیک' پارسا اور خداترس خاتون تھیں۔ آپ ہمہ وقت قرآن شریف اور ادعیہ ماثورہ کی تلاوت میں مصروف رہتی تھیں۔ آپ کی ابتدائی زندگی بزرگوں کی خدمت کرتے ہوئے گزری۔ بزرگوں کی خدمت کے صدقے آپ کے نواسے' نواسیاں' پوتے اور پوتیوں میں بائیس کے قریب حفاظ اور دس عالم و عالمات ہیں اور کچھ ابھی زیر تعلیم ہیں۔ انشاء اللہ یہ سب مرحومہ کے لئے صدقہ جاریہ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اور آپ کے درجات بلند فرمائے۔ (آمین)

حق کی تلاش

افریقہ کے ایک متحرک وفعال پادری کے قبول اسلام کی سرگزشت

ڈاکٹر عبدالعزیز صرحان

یہ کہانی اگرچہ آپ کو بہت عجیب لگے مگر واقعہ یہ ہے کہ یہ حقائق پر مبنی ہے' جن صاحب کی یہ کہانی ہے انہوں نے خود اپنی زبانی مجھے سنائی' یہ صاحب جو ساؤتھ افریقہ سے تعلق رکھتے ہیں' سابق صدر نیلسن منڈیلا کے قریبی رشتہ دار ہیں اور حال ہی میں اسلام قبول کیا ہے' ہماری ان سے ملاقات ساؤتھ افریقہ میں واقع رابطہ عالم اسلامی (MWL) کے دفتر میں ہوئی جہاں میں منیجر کی حیثیت سے کام کرتا ہوں' ہماری یہ ملاقات ایم ڈبلیو ایل کے جنرل سیکریٹری عبدالخالق متر نے کرائی' عبدالخالق نے مجھے بتایا کہ حال ہی میں انہوں نے اسلام قبول کیا ہے۔ یہ شخص پادری سیلی کے نام سے جانے جاتے تھے' اور یہ عیسائیت کے زبردست مبلغ و داعی تھے' چونکہ اب یہ حج کرنا چاہتے ہیں' اس لئے انہوں نے مجھے مکہ میں واقع (ایم ڈبلیو ایل) کو اطلاع دینے کی درخواست کی ہے تاکہ دوران حج ان کی خاطرہ خواہ میزبانی اور ضیافت کی جاسکے۔

بہرکیف بوقت مقررہ پر وہ مسلم افریقہ کے باکسنگ وفاق (باکسنگ فیڈریشن) کے سابق ممبر سلیمان کے ساتھ حاضر ہوئے۔ پادری سیلی کا قد پستہ اور سیاہ فام رنگ تھا' جیسا کہ عام نیگروں کا ہوتا ہے' مگر ان کے چہرے پر تبسم کی جھلک نظر آئی تھی' گفت وشنید کے دوران میں نے ان سے عرض کیا کہ کیا وہ اپنے قبول اسلام کے سلسلہ میں ہمیں اپنی تفصیلات بتانا پسند کریں گے۔ انہوں نے برجستہ کہا: کیوں نہیں! ایک فعال اور سرگرم پادری کی حیثیت سے وہ مسلسل چرچ کی خدمت و عیسائیت کی تبلیغ واشاعت میں لگے رہے اور صرف یہی نہیں بلکہ اپنی فعالیت اور سرگرمی کی بدولت ساؤتھ افریقہ کے عیسائیوں میں انہوں نے کافی عزت ومقبولیت حاصل کی۔ مزید واقعات کی تفصیلات انہیں کے الفاظ میں سنا جائے۔

میری بہترین کارگزاری کی وجہ سے ویٹیکن سٹی جو دنیا کا سب سے چھوٹا ملک اور عیسائی مذہب کا سب سے عظیم مرکز ہے' نے مجھے خوب سراہا اور براہ راست میرا ویٹیکن سٹی سے رابطہ وتعلق ہوگیا۔ اب ویٹیکن مجھے بھرپور مالی امداد فراہم کرنے لگا' جس سے میری تحریک میں مزید شدت آگئی اور زور وشور سے لوگوں میں عیسائیت کی تبلیغ کرنے لگا' میں نے اپنے مقصد کی حصولیابی کی خاطر تمام ممکن حربے اور آلات استعمال کرڈالے' اس سلسلے میں' میں اسکول' ہاسپٹل یہاں تک کہ صحرانشینوں اور خانہ بدوشوں کے خیمے میں بھی جاتا رہتا تھا تاکہ میں برابر لوگوں کو عیسائی کی تعلیم دیتا ہوں۔ ویٹیکن سے برابر روپیہ پیسہ اور تحفہ وتحائف آتے رہتے تھے جس کو میں لوگوں میں تقسیم کردیا کرتا تھا' تاکہ لوگ عیسائیت سے متاثر ہوں اور اس کو قبول کریں۔ میں نے وہ تمام طریقے اختیار کیے جن سے میں لوگوں کو عیسائیت سے متاثر کرسکوں اور اس کے قریب لاسکوں' اس طرح میری مقبولیت میں مزید اضافہ ہوا' میں اس تبلیغی تحریک اور دعوتی مشن کی بدولت مالا مال بھی ہوگیا' چرچ کی طرف سے رہائش کے لئے مکان اور آرام دہ کار مہیا کرائی گئی اور معقول تنخواہ بھی دی جانے لگی' جس سے میں دوسرے پادریوں سے ممتاز ہوگیا۔

ایک دن کا واقعہ ہے کہ میں اپنے شہر کی ایک بڑی دکان (شاپنگ سینٹر) سے کچھ تحفے تحائف لینے گیا' جہاں میں ایک عجیب وغریب واقعہ سے دوچار ہوا' چونکہ میں اپنے مخصوص سفید لباس میں تھا جو ہمیں اوروں سے ممتاز کرتا ہے۔ لہٰذا جب میں نے دکاندار سے قیمت دریافت کی اور سامان خرید لیا تو دکاندار (جو شکل سے ہندوستانی مسلمان نظر آتا تھا اور یہاں ساؤتھ افریقہ میں ہم لوگ کہتے تھے کہ اسلام تو ایک ہندوستانی مذہب ہے) نے مجھ سے سوال کیا:

کیا آپ پادری ہیں؟

میں نے کہا: جی ہاں! میں پادری ہوں۔

اس نے دوبارہ سوال کیا:

آپ کا رب کون ہے؟

میں نے کہا: عیسیٰ مسیح' ہمارے رب و خدا ہیں۔

اس نے کہا میں آپ کو چیلنج کرتا ہوں کہ آپ اپنی مذہبی کتاب بائبل سے ایک بھی ایسی آیت بتائیں جس میں حضرت عیسیٰ مسیح نے کہا ہو کہ: ''اے لوگو! میں تمہارا خدا ہوں' اور تم لوگ میری عبادت کرو۔''

ان کے اس سوال سے مجھے زبردست دھچکا لگا اور حیرت و استعجاب کی انتہا نہ رہی اور نہ ہی کوئی معقول جواب مجھ سے بن پڑا' میں نے اپنی یادداشت پر خوب زور ڈالا مگر مجھے کوئی ایسی بات یاد نہیں آئی جو بائبل یا اور ہماری دوسری کسی مذہبی کتاب میں موجود ہو' میں حد درجہ پریشان ہو گیا اور سوچنے لگا کہ ایسا آخر کیوں کر ہوا اور کبھی میں نے اپنے آپ سے یہ سوال کیوں نہیں کیا۔

اس واقعہ کے بعد میں نے مصمم عزم کر لیا کہ اس کا جواب تلاش کرنا ہے۔ پہلی فرصت میں' میں چرچ کی مجلس (کونسل) گیا' مجلس کے اندر میں نے اپنے پادری ساتھیوں کو بتایا کہ میرے ساتھ آج ایک عجیب واقعہ پیش آیا' وہ یہ کہ ایک شخص نے مجھ سے عیسیٰ مسیح کے متعلق اس طرح کے سوالات کئے' میں نے اپنے پادری ساتھیوں کو تمام واقعات سنائے اور ان سے جواب طلب کیا' جواب دینے کی بجائے وہ لوگ الٹا مجھ پر چڑھ دوڑے اور کہا کہ اس ہندوستانی مسلمان نے اپنے مذہب کے ذریعہ تمہارے ساتھ دغا بازی کی ہے' میں نے کہا: مجھے اس سے بحث نہیں کہ اس نے میرے ساتھ کیا کیا اور کیوں کیا؟ بس تم لوگ مجھے اس سوال کا جواب دو' مگر جواب ان کے پاس تھا ہی کہاں جو وہ مجھے دیتے۔

پھر مزید ایک اور واقعہ پیش آیا جس نے میرے قلب و ضمیر کو تشویش میں مبتلا کر دیا' حسب معمول اتوار کو جب میں چرچ میں خطاب عام کے لئے کھڑا ہوا تو میری زبان بند ہو گئی اور میرے پیروں تلے زمین نکل گئی۔ ایسا لگا کہ میرے منہ پر تالے پڑ گئے ہوں' شرکاء مجلس تعجب خیز نگاہوں سے میری طرف دیکھنے لگے کہ آج آخر یہ بول کیوں نہیں پا رہے ہیں؟ لوگ طرح طرح کے شکوک و شبہات میں مبتلا ہو گئے۔ آخر کار میں فوراً واپس اندر کی جانب چلا گیا اور اپنے ایک ساتھی سے کہا کہ: میں بہت تھک گیا ہوں' لہٰذا آج تم میری جگہ تقریر کرو' مگر واقعہ یہ ہے کہ میں ذہنی طور پر حد درجہ پریشان تھا۔ اسی پریشانی کے عالم میں' میں گھر چلا گیا اور وہاں ایک پرسکون کمرہ میں جا بیٹھا اور خدا سے دعا کی کہ: اے خدا سچائی کی طرف میری رہنمائی کر' اور دعا مانگتے مانگتے اسی حال میں' میں سو گیا۔ خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ میں اپنے گھر کے بڑے ہال میں بیٹھا ہوں کہ اچانک ایک شخص نمودار ہوا۔ اس کے چہرے پر نور کی کرن تھی جو اپنی ضیا پاشی سے میری نگاہوں کو خیرہ کئے دے رہی تھی۔ اس وجہ سے میں اس پُر نور چہرہ کو دیکھنے سے قاصر تھا' پہلے پہل تو میں نے سوچا کہ یقیناً یہ خدا ہوگا' جس سے میں نے رہنمائی کی دعا کی تھی' اس نے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ: تمہارا نام ابراہیم ہے' چونکہ تم نے خدا تعالیٰ سے اپنی رہنمائی کی دعا کی تھی' لہٰذا اسی پروردگار نے مجھے تمہاری رہنمائی کے لئے بھیجا ہے' اب تم اپنی داہنی جانب چند اشخاص کو سفید کپڑے و سفید عماموں میں ملبوس ٹہلتے دیکھا' اس نے مجھ سے پھر اشارتاً کہا کہ ان اشخاص کے نقش قدم پر چلو' سچائی پا لوگے' جب میں بیدار ہوا تو میں نے بہت خوشی محسوس کی اور خدا کا شکر ادا کیا' لیکن اچانک میرے دل میں ایک خیال پیدا ہوا کہ جن لوگوں کو میں نے خواب میں دیکھا ہے ان کو کہاں تلاش کروں؟ لیکن میں نے فیصلہ کر لیا کہ جب تک سچائی کو پا نہیں لوں گا' اس وقت تک اپنی تلاش جاری رکھوں گا' چنانچہ اپنی تمام سرگرمیوں کو پس پشت ڈال کر ان سفید کپڑے و سفید عمامے والے اشخاص کو تلاش کرنا شروع کر دیا' تلاش حق کا یہ سفر بہت لمبا ہوا' سفر کے دوران میں جتنے مسلمان بھائیوں سے ملا' وہ سب کے سب پینٹ شرٹ میں ہی ملبوس نظر آئے' یہاں تک کہ میں اپنی اس تلاش میں جوہانسبرگ پہنچ گیا۔

یہاں افریقی مسلم کے ایک آفس میں استقبالیہ کاؤنٹر پر اپنے خواب میں دیکھے ہوئے اشخاص کے بارے میں سوال کیا' کاؤنٹر پر بیٹھے شخص نے مجھے بھکاری سمجھ کر کچھ پیسے دینے کی کوشش کی' میں نے ان سے کہا بھائی! کیا تمہاری کوئی عبادت گاہ قریب میں واقع ہے؟ اس نے قریبی مسجد کی طرف میری رہنمائی کی' جہاں مجھے حیرت کا شدید جھٹکا لگا کیونکہ مسجد کے گیٹ پر مجھے اپنے خواب میں دیکھے جانے والے اشخاص میں سے ایک شخص سفید لباس و سفید عمامے میں کھڑا نظر آیا' میں فوراً اس کی جانب لپکا' قبل اس کے کہ میں کچھ بولتا' اس شخص نے کہا: خوش آمدید ابراہیم صاحب! میں نے تمہیں خواب میں دیکھا کہ تم ہم لوگوں کو اور سچائی کو تلاش کر رہے ہو' اور جس سچائی کی تم تلاش میں ہو وہ سچائی تو صرف اور صرف اسلام ہی میں ہے' پھر میں نے ان کو اپنا خواب سنایا اور ان سے پوچھا کہ جس شخص کو خدائے واحد نے میری رہنمائی کے لئے بھیجا تھا وہ کون ہو سکتا ہے؟

انہوں نے کہا ہوسکتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں' یہ سنا تھا کہ میری خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی اور اس جذبہ خوشی میں' میں نے انہیں گلے لگالیا۔ چونکہ نماز کا وقت تھا' لہٰذا انہوں نے مجھ سے کہا کہ: آپ مسجد کے عقب میں کھڑے رہیں' میں نماز پڑھ کر آتا ہوں' نماز کے دوران میں نے دیکھا کہ متعدد مسلمان سفید کپڑے وعماموں میں نماز ادا کررہے ہیں' اپنی پیشانیوں کو زمین پر ٹیک رہے ہیں' یہ دیکھ کر میں خود سے ہم کلام ہوا کہ یہی وہ اصل عبادت ہے جس کے متعلق میں نے کتابوں میں پڑھا تھا کہ انبیأ علیہم السلام اپنے رب کے سامنے پیشانیوں کو ٹیکتے ہیں' نماز کے بعد میں نے پُرسکون ماحول میں راحت کی سانس لی اور خوشی محسوس کی' بعد نماز ان صاحب نے مجھے اسلام کی دعوت دی اور میں بغیر کسی پس و پیش کے مشرف بہ اسلام ہوگیا۔

قبول اسلام کے بعد میں برابر اسلام کا مطالعہ کرتا رہا۔ یہاں تک کہ دعوت کے کام میں لگ گیا اور دل و جان سے لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دینے لگا' اپنے ان دعوتی اسفار میں متعدد جماعت اور تنظیم کے لوگوں سے ملاقات کا موقع ملا اور ان لوگوں سے میں نے اسلام کے متعلق بہت کچھ سیکھا۔

کچھ مہینوں کے بعد جب میں اپنے گھر آیا تو گھر والوں نے میری حالت پر افسوس کا اظہار کیا اور میرے لباس کی مذمت کی۔ فوراً چرچ کی میٹنگ میں مجھے بلایا گیا' پادریوں نے مجھے عار دلائی کہ میں نے اپنے موروثی مذہب کو ترک کردیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہندوستانی مسلمان نے تمہارے ساتھ مکاری کی اور تم کو تمہارے مذہب سے پھیر دیا ہے' میں نے ان سے کہا کہ کسی نے بھی میرے ساتھ مکاری و دغا بازی نہیں کی ہے بلکہ واقعہ یہ ہے کہ پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم خود میرے پاس خواب میں تشریف لائے اور مجھے سچائی کی راہ دکھائی' اور سچائی کی راہ صرف اور صرف مذہب اسلام ہے' وہ اسلام جو ایک عالمگیر مذہب ہے نہ کہ ہندوستانی مذہب۔ میرے اس جواب نے انہیں سکتہ میں ڈال دیا' لیکن انہوں نے مجھے دوسرے حیلوں میں پھنسانا چاہا' انہوں نے کہا کہ ویٹیکن سٹی نے تمہیں چھ ماہ کی پیشگی تنخواہ کے ساتھ ویٹیکن میں رہنے کی پیشکش کی ہے' وہ تمہیں نئے مکان مع نئی کار کے خاطر خواہ رقم بھی دیں گے' مزید برآں یہ کہ چرچ میں ایک اعلیٰ عہدہ دیں گے' میں نے ان تمام سہولیات وترغیبات کو رد کردیا اور کہا کہ اب جب کہ میں نے سچائی کو پالیا ہے اور ایک ایسے مذہب کو اختیار کیا ہے جو کہ مکمل وجامع ہے تو اب میں اس مذہب سے آخری دم تک روگردانی نہیں کرسکتا' میں نے انہیں بھی اسلام کی دعوت دی اور الحمدللہ! دو مزید پادریوں کو اسلام جیسی سچی اور سیدھی راہ پر لے آیا' چرچ والوں کو جب یقین ہوگیا کہ میں نے مذہب اسلام پر چلنے کا مکمل ارادہ کرلیا ہے تو انہوں نے میری تمام سہولیات واختیارات چھین لئے' میں بے حد خوش تھا کیونکہ میں بھی خود یہی چاہتا تھا اور انہیں ان کی حالت پر چھوڑ کر چلا آیا۔

یہ ہے ابراہیم سیلی کے قبول اسلام کی کہانی خود ان کی زبانی۔ یہ ابراہیم سیلی جو کہ فعال پادری ہوا کرتے تھے' اب اسلام کے زبردست مبلغ وداعی ہیں۔ دوبارہ ابراہیم سیلی صاحب سے میری ملاقات افریقہ کے ایک سیمینار میں ہوئی' میں بہت گرم جوشی سے ان سے ملا اور پوچھا کہ وہ آج کل کیا کررہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے اپنی زندگی دعوت کے کام کے لئے وقف کردی ہے۔ آپ سے دعا کی درخواست ہے کہ میں اپنے کام میں پوری مستعدی سے لگا رہوں۔ اس مختصر ملاقات کے بعد وہ مجھ سے جدا ہوگئے' میں نے دیکھا کہ اسلام لانے کے بعد ابراہیم سیلی میں بڑی تبدیلی آگئی ہے اور وہ دعوتی کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔

☆☆..........☆☆

حضرت تھانوی نوراللہ مرقدہ کے ہاں ایک مہمان پنجاب سے حاضر ہوئے۔ ان کا حضرتؒ سے بیعت کا تعلق تھا' بعد مصافحہ کے عرض کیا کہ کچھ پکی ہوئی مچھلی اور روغنی روٹی بطور ہدیہ پیش کرتا ہوں۔ حضرتؒ نے دیکھ کر فرمایا: اس قدر زائد لانے کی کیا ضرورت تھی' تھوڑی لے آتے۔ عرض کیا کہ حضرتؒ یہ تو تھوڑی ہی ہے' بطور مزاح فرمایا کہ اب یہ اعتراض ہے کہ تھوڑا کیوں لائے' زائد کیوں نہیں لائے' یہاں تو دونوں شقوں پر اعتراض ہے۔ اس سلسلہ میں حضرتؒ نے فرمایا کہ ایسے ہدایا میں سے ضرور کھانا چاہئے' اس میں ایک نور ہوتا ہے۔ ہمارے حضرت حاجی (امداد اللہ) صاحبؒ کا معمول تھا کہ ایسی چیز میں سے ضرور کچھ تھوڑا بہت کھالیتے تھے' حضرتؒ کا رنگ تو عجیب تھا یہ معلوم نہ ہوتا تھا کہ حضرت لذائذ سے بچے ہوئے ہیں' آپ کھاتے تھے اور بہت قلیل' یہ بہت مشکل بات ہے کہ کھائے اور کم کھائے' اس سے یہ آسانی ہے کہ بالکل نہ کھائے مگر حضرتؒ کا یہ معمول تھا کہ کیسی ہی کوئی چیز آگئی مثلاً انگور وغیرہ' بس ایک دانہ اٹھا کر تناول فرمایا اور باقی کو تقسیم کرادیا۔ یہ بہت ہی دقیق زہد تھا۔ حضرت حاجی صاحبؒ ایسی چیزوں کی نسبت یوں بھی فرمایا کرتے تھے کہ جو چیز حب فی اللہ کی وجہ سے آئے اسے ضرور کھائے' اس میں نور ہوتا ہے۔

حج کے فضائل

مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ

حج اسلام کے بنیادی ارکان میں سے پانچواں رکن ہے' جو ہر صاحب استطاعت مسلمان پر زندگی بھر میں ایک مرتبہ فرض ہے۔ اس عبادت کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ جب ۹/ ہجری میں حج کی فرضیت کا اعلان ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ''امیر حج'' بنا کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو حج کے لئے روانہ فرمایا۔

۱۰/ ہجری میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا ارادہ فرمایا تو عمومی طور پر اعلان فرمایا تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس میں شریک ہوں۔ آپ کے ہمراہ ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے حج کی سعادت حاصل کی۔ آپ نے ہر مرحلہ پر ایک ایک رکن کو تعلیم کے انداز میں سکھایا۔ ایک ایک فرد کے سوالات کے جوابات مرحمت فرماتے اور بار بار اس تاکید کرتے رہے کہ مجھ سے مناسک حج اچھے انداز میں سیکھ لو' پتا نہیں کہ اگلے سال میں تم میں موجود ہوں کہ نہ ہوں۔

اس حج کے موقع پر تکمیل دین کی آیات کے نزول کا اللہ تعالیٰ نے اعلان فرما کر ''عقیدۂ ختم نبوت'' کی توثیق فرما دی۔ اس عبادت کی اہمیت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی مختلف آیات میں اس کی اہمیت کو اجاگر کیا' جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینکڑوں احادیث میں اس کی فضیلت اور حج کے انعامات کا تذکرہ کیا۔ عبادت حج کی اہمیت کے پیش نظر جب تک اس کی فضیلت دلوں میں راسخ نہیں ہوگی' اس وقت تک اس کی ادائیگی کے اہتمام کی فکر نہیں ہوگی۔ اس لئے عام طور پر سب سے پہلے اس کی فضیلت اور اہمیت واضح کی جاتی ہے۔

بیت اللہ شریف ایک روایت کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام نے تعمیر کیا اور اس کی دیواریں وغیرہ قائم فرمادیں تو اللہ تعالیٰ نے بیت المعمور کو آسمانوں سے اتار کر اس پر رکھ دیا۔ ایک روایت کے مطابق اس کی تعمیر فرشتوں نے کی۔ ایک روایت کے مطابق زمین کا آغاز بیت اللہ سے کیا گیا۔ اس جگہ ایک بلبلہ تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے زمین کی شکل میں پھیلا دیا۔ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں طوفان نوح کی بنا پر بیت اللہ شریف کو اٹھالیا گیا۔

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام کو مکہ کے بیابان میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے پہنچا کر واپس تشریف لے گئے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت ہاجرہ کی بے تابی کے بدلے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے قدم مبارک کی رگڑ سے آب زم زم کا چشمہ نمودار فرمایا اور اس چشمہ کی وجہ سے جگہ کچھ آباد ہوگئی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ جاؤ' اپنے بال بچوں کی خبر لو۔ اپنے رب کے حکم سے جب آپ مکہ کی بیابان وادی میں پہنچے تو وہاں پر دنیا ہی بدلی ہوئی تھی۔ آپ نے اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

اس موقع پر حضرت جبریل امین علیہ السلام تشریف لائے اور بیت اللہ شریف کی ۳۰ گز لمبی اور ۲۳ گز چوڑی جگہ کی نشاندہی کر کے اللہ تعالیٰ کا حکم پہنچایا کہ اس جگہ ۹ گز اونچی چاردیواری بنادی جائے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حکم خداوندی کے مطابق تعمیر شروع کی۔ اس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی عمر کے سوویں (۱۰۰) سال میں تھے جبکہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی عمر تیس سال تھی۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام گارا بناتے اور پتھر اٹھا کر دیتے جبکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام معمار کی طرح تعمیر فرماتے۔ آپ جس پتھر پر کھڑے تھے' اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ پتھر اوپر نیچے ہوجاتا اور اس پتھر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کے نشانات نقش ہوئے جس کو آج بھی مقام ابراہیم پر نصب کیا ہوا ہے۔

تعمیر کی تکمیل پر حضرت جبریل علیہ السلام نے جنت سے لاتا ہوا پتھر ''حجر اسود'' دیا' جس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے طواف کے آغاز

کی نشانی کے طور پر نصب کر دیا۔ قرآن کریم نے اس واقعہ کی تفصیل سورۂ بقرہ میں اس طرح ذکر فرمائی ہے:

''اور یہ کہے جارہے تھے: اے ہمارے رب! ہماری یہ خدمت قبول فرمالیجئے' بے شک آپ خوب سننے والے ہیں (دعاؤں کے) اور خوب جاننے والے ہیں۔'' (سورۂ بقرہ)

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان آیات کے ذریعہ بیت اللہ شریف کی عظمت واضح کی ہے:

''یقیناً وہ مکان جو سب سے پہلے لوگوں (کی عبادت) کے واسطے مقرر کیا گیا وہ مکان ہے جو مکہ میں ہے (کعبہ شریف) برکت والا مکان ہے اور تمام لوگوں کیلئے ہدایت کی چیز ہے۔''

(سورۂ آل عمران)

بیت اللہ کی تعمیر کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ اعلان حج کریں۔ قرآن کریم میں اس کا تذکرہ یوں کیا گیا ہے:

''لوگوں میں حج (فرض ہونے کا) اعلان کردو۔ (اس اعلان سے) لوگ تمہارے پاس (یعنی اس عمارت کے پاس حج کیلئے) چلے آئیں گے پاؤں چل کر بھی (پیدل) اور ایسی اونٹنیوں پر (سوار ہوکر) بھی جو دور دراز راستوں سے چل کر آئی ہوں (اور سفر کی وجہ سے) دبلی ہوگئی ہوں تاکہ یہ آنے والے اپنے منافع حاصل کریں۔''

(سورۂ حج)

اس اعلان حج کے بعد بیت اللہ شریف کی عمارت کے اردگرد حج کا آغاز ہوا۔ اس سے قبل انبیائے کرام علیہم السلام صرف اس جگہ ارکان حج ادا کرتے تھے۔ یہ سلسلہ چلتا رہا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نوجوانی کے زمانہ کی تعمیر سے قبل تین مرتبہ قبیلہ عمالقہ' قبیلہ جرہم اور قبیلہ قصی نے بیت اللہ شریف کی تعمیر کی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف جب پچیس سال اور ایک روایت کے مطابق پینتیس برس تھی تو کفار قریش نے مشترکہ طور پر طے کیا کہ بیت اللہ شریف کی ازسرنو تعمیر کی جائے۔ اس سلسلہ میں حلال رقم جمع کی گئی اور تعمیر کا آغاز کر دیا گیا۔ قریش کے نوجوانوں کی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تعمیر میں حصہ لیا اور آپؐ بڑے بڑے پتھر کاندھے پر اٹھا کر لاتے اور کعبہ کی تعمیر کرنے والوں کے حوالے کرتے۔ بہت محبت واتفاق سے تعمیر جاری تھی کہ حجر اسود کی تنصیب پر جھگڑے کا آغاز ہوگیا۔ ہر قبیلہ خواہش مند تھا کہ یہ سعادت اس کے حصے میں آئے۔ اس جھگڑے نے اتنا طول کھینچا کہ تعمیر کعبہ کے مبارک کام کو چھوڑ کر تلواریں نیاموں سے نکال کر لڑائی کا آغاز کیا جانے لگا۔ اس موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دانشمندانہ فیصلے نے اس خونریز لڑائی کا خطرہ ٹال دیا۔ آپؐ نے ایک چادر بچھا کر اس کے درمیان میں حجر اسود کو رکھا اور ہر قبیلے کے سردار سے فرمایا کہ وہ چادر کا کنارہ پکڑ لیں۔ اس طرح تمام سردار اس کام میں شریک ہوگئے۔ حجر اسود کی تنصیب کے مقام پر آپؐ نے سب سے فرمایا کہ آپ سب لوگ مجھے اپنا وکیل بنا دیں تاکہ آپ کی طرف سے میں حجر اسود نصب کروں۔ اس طرح آپ کی وکالت سے تمام قبائل حجر اسود کی تنصیب میں شریک ہوئے اور بہت بڑی لڑائی ٹل گئی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان نبوت اور حج کی فرضیت تک کی صورتحال یہ تھی کہ بیت اللہ کے اردگرد تین سو ساٹھ بت گاڑے ہوئے تھے۔ ہر قبیلہ اپنے اپنے بتوں کی اپنی مرضی کے مطابق عبادت کرتا تھا۔ خود ساختہ حج کی رسومات بنائی ہوئی تھیں۔ توحید کے مرکز کو بت کدہ میں تبدیل کیا ہوا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اعلان کیا تو اپنے اور بیگانے سب آپؐ کے دشمن ہوگئے اور آخر کار آپ کو مدینہ منورہ ہجرت پر مجبور کر دیا گیا۔ ۸ ہجری میں فتح مکہ کے بعد آپؐ نے بیت اللہ کو بتوں سے پاک کیا اور آپؐ نے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے بیت اللہ کا حق ادا کرتے ہوئے عبادت کا وہ والہانہ منظر پیش کیا کہ ''ہندہ'' جیسی اسلام دشمن اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ اذیتیں دینے والی بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکی اور اس نے اسلام قبول کرلیا۔

سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امارت میں پہلا فریضہ حج صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے ادا کیا۔ اگلے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حج کا فریضہ ادا کیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو تمام مناسک حج کی تعلیم دی اور ایک ایک مرحلہ کی فضیلت واہمیت سے آگاہ کیا اور ان احکامات حج کی تکمیل اللہ تعالیٰ نے دین کی تکمیل کا اعلان فرما کر قیامت تک کیلئے کفر اور تحریف و تبدیلی کا راستہ روک دیا۔ قرآن کریم میں حج کی اہمیت کا تذکرہ اور اس کے اوقات کی تعیین اس طرح کی گئی:

"حج (کا زمانہ) کے چند مہینے ہیں جو (مشہور) معلوم ہیں (یکم شوال سے دس ذی الحجہ تک) پس جو شخص ان ایام میں اپنے اوپر حج مقرر کرلے (حج کا احرام باندھے) تو پھر نہ کوئی فحش بات جائز ہے اور نہ حکم عدولی درست ہے اور نہ کسی قسم کا جھگڑا زیبا ہے (بلکہ اس کو چاہئے کہ ہر وقت نیک کام میں لگا رہے) اور جو نیک کام کرو گے حق تعالیٰ شانہ اس کو جانتے ہیں (اس لئے ان نیکیوں کا بدلہ بہت عطا فرمائیں گے)۔"

نبی آخر الزمان، رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے درج ذیل احادیث میں حج کے فضائل اس انداز میں ذکر فرمائے ہیں:

"حضرت ابو ہریرہؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کیلئے حج کرے اس طرح کہ اس حج میں نہ کوئی فحش بات ہو اور نہ فسق ہو (حکم عدولی) وہ حج سے ایسا واپس آتا ہے (گناہوں سے پاک ہوکر) جیسا اس دن تھا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔" (مشکوٰۃ شریف)

اس حدیث میں پہلی شرط اللہ تعالیٰ کی رضامندی کیلئے حج کرنا ہے یعنی کوئی اور نیت نہ ہو۔ اس کی تشریح دوسری حدیث میں اس طرح آئی ہے کہ قیامت کے قریب میری امت کے امیر لوگ تو حج محض سیر و تفریح کے ارادہ سے کریں گے۔ امت کا متوسط طبقہ تجارت کی غرض سے حج کرے گا۔ علماء ریا اور شہرت کی وجہ سے حج کریں گے اور غرباء بھیک مانگنے کیلئے حج کیلئے جائیں گے۔ ایک حدیث میں سلاطین اور بادشاہ کے بارے میں آیا ہے کہ وہ سیر و تفریح کیلئے حج کریں گے۔ (کنزالعمال)

ایک حدیث میں ہے کہ خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ صفا اور مروہ کے درمیان تشریف فرما تھے کہ ایک جماعت آئی اور بیت اللہ شریف کا طواف کیا، صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا کہ تم لوگ کہاں سے آئے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ عراق سے آئے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے دریافت کیا کہ یہاں کیسے آنا ہوا؟ انہوں نے عرض کیا کہ حج کیلئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ کوئی اور غرض تو نہ تھی؟ انہوں نے عرض کیا کہ کوئی اور غرض نہ تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ از سر نو اعمال کرو، تمہارے پچھلے سارے گناہ معاف ہوچکے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نیکی والے حج کا بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں۔" (مشکوٰۃ)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی دن ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن سے زیادہ بندوں کو جہنم سے نجات دیتے ہوں۔ حق تعالیٰ شانہ دنیا کے قریب ہوتے ہیں اور فخر کے طور پر فرماتے ہیں: یہ بندے کیا چاہتے ہیں۔ (مسلم، مشکوٰۃ)

اس حدیث کی تشریح ایک اور حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح فرماتے ہیں:

"جب عرفہ کا دن ہوتا ہے تو حق تعالیٰ شانہ آسمان دنیا پر تشریف لاکر فرشتوں سے فرماتے ہیں: "میرے بندوں کو دیکھو کہ میرے پاس اس حالت میں آئے کہ سر کے بال بکھرے ہوئے ہیں، بدن اور کپڑوں پر سفر کی وجہ سے غبار پڑا ہوا ہے۔ لبیک اللّٰھم لبیک کے ترانے بلند کررہے ہیں، دور دراز سے چل کر آتے ہیں، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کے گناہ معاف کردیئے۔" فرشتے عرض کرتے ہیں کہ فلاں شخص فلاں گناہ کی طرف منسوب ہے، فلاں شخص دوسرے گناہ کی طرف۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "میں نے ان سب کی مغفرت فرمادی۔" حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس دن سے زیادہ کسی دن بھی لوگ جہنم کی آگ سے آزاد نہیں ہوتے۔ (مشکوٰۃ)

ایک اور حدیث میں ہے کہ: "اگر تمہارے گناہ ریت کے ذرّوں کے برابر ہوں اور آسمان کی بارش کے قطروں کے برابر ہوں اور تمام دنیا کے درختوں کے برابر بھی ہوں تب بھی بخش دیئے جاؤ۔ بخشے بخشائے اپنے گھر چلے جاؤ۔" (کنزالعمال)

حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ غزوہ بدر کا دن تو مستثنیٰ ہے، اس کو چھوڑ کر کوئی دن عرفہ کے دن کے علاوہ ایسا نہیں جس میں شیطان بہت ذلیل ہورہا ہو، بہت راندہ پھر رہا ہو، بہت حقیر ہورہا ہو، بہت زیادہ غصہ میں بھر رہا ہو اور یہ سب کچھ اس وجہ سے کہ عرفہ کے دن میں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نازل ہونا، بندوں کے بڑے بڑے گناہوں کا معاف ہونا دیکھتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

ابن شماسہؒ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے۔ ان کا آخری وقت تھا۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اس وقت بہت دیر تک روتے رہے۔ اس کے بعد اپنے اسلام لانے کا قصہ بیان فرمایا اور فرمانے لگے کہ: "جب اللہ جل شانہ نے میرے دل میں اسلام لانے کا جذبہ پیدا فرمایا تو میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ

بیعت کیلئے دست مبارک عطا فرمائیے' میں مسلمان ہوتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنا دست مبارک آگے فرمایا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کیا؟ میں نے عرض کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک شرط کرنا چاہتا ہوں' وہ یہ کہ اللہ جل شانہ میرے پچھلے گناہ معاف کردے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عمرو! تمہیں یہ بات معلوم نہیں کہ اسلام ان سب گناہوں کو ختم کردیتا ہے جو کفر کی حالت میں کیے گئے تھے اور ہجرت ان سب لغزشوں کو ختم کردیتی ہے جو ہجرت سے پہلے کی ہوں اور حج ان سب قصوروں کا خاتمہ کردیتا ہے جو حج سے پہلے کیے ہوں۔'' (مسلم)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب حاجی لبیک کہتا ہے تو اس کے ساتھ دائیں اور بائیں جو پتھر' درخت' ڈھیلے وغیرہ ہوتے ہیں' وہ بھی لبیک کہتے ہیں اور اس طرح زمین کی انتہا تک یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے۔ (ترمذی' مشکوٰۃ)

ایک حدیث میں آیا ہے کہ وہ شخص بہت بڑا گناہ گار ہے جو عرفات کے میدان میں بھی یہ سمجھے کہ میری مغفرت نہیں ہوئی۔ (اتحاف)

یہ تو چند احادیث نمونے کے طور پر ذکر کی گئی ہیں ورنہ اتنی کثرت سے احادیث وارد ہوئی ہیں کہ اگر سب کا احاطہ کیا جائے تو صفحات کے صفحات بھر جائیں۔ ان تمام کا خلاصہ یہ ہے کہ عرفات کے میدان میں صرف حاجی ہی کی مغفرت نہیں ہوتی بلکہ وہ جس کیلئے دعا کرتا ہے اس کی بھی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمادیتے ہیں۔ اسی بنا پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں مسلمانوں کو حکم دیا کہ جب تک حاجی گھر نہ پہنچ جائے تم اس سے ملاقات کرکے اپنے لئے (دعا) کرواؤ' کیونکہ وہ پاک و صاف ہوکر آیا ہے' اس کی دعا اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں۔ خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب بیت اللہ تشریف لے جارہے تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا کہ اے عمر! ہمیں اپنی دعاؤں میں نہ بھولنا۔ شرط صرف اتنی ہے کہ نیت خالص اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی ہو اور ارکان حج سنت کے مطابق ادا کیے جائیں اور اس میں گناہوں کی آمیزش نہ ہو۔

بہت ہی خوش نصیب اور سعادت مند ہیں وہ حضرات جن کو اللہ تعالیٰ حج کی سعادت سے سرفراز فرماتے ہیں۔

شریعت نے ہر عبادت کے آداب مقرر کیے ہیں۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے:

''جو شخص آداب میں سستی کرتا ہے وہ سنت سے محرومی کی بلا میں گرفتار ہوتا ہے اور جو سنت میں سستی کرتا ہے' وہ فرائض کے چھوٹنے کی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے اور جو فرائض میں غفلت برتتا ہے' وہ معرفت سے محرومی میں مبتلا ہوتا ہے۔''

اس لئے حج کی فرضیت کے فوراً بعد حج کی ادائیگی میں تاخیر کرنا کسی طور پر مناسب نہیں۔ حدیث شریف میں اس پر سخت وعید آئی ہے۔

حج کے احرام سے قبل حج کی نیت کا تعین کرنا ضروری ہے۔ احادیث نبویہؐ کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے تین طریقے متعین فرمائے ہیں: (۱) حج قران (۲) حج تمتع (۳) حج افراد۔

حج قران کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے افضل قرار دیتے ہوئے اس کا طریقہ اس طرح بیان فرمایا کہ احرام باندھتے ہوئے عازم حج عمرہ اور حج دونوں کی نیت کرے اور مکہ معظمہ پہنچ کر حج کے مہینوں میں پہلے عمرہ کے افعال ادا کرے مگر حلق یا قصر نہ کرائے بلکہ اسی احرام میں حج کے دنوں تک رہے اور پھر اسی احرام سے ۸ ذی الحجہ سے مناسک حج کی ادائیگی شروع کرے اور ۱۰ ذی الحجہ کو رمی اور قربانی کی ادائیگی کے بعد حلق کراکر احرام کھولے۔ چونکہ اس طریقہ حج میں احرام کی پابندیاں بھی زیادہ عرصہ تک گزارنی پڑتی ہیں اور کسی رکن کی خلاف ورزی کی صورت میں عمرہ اور حج دونوں کے احرام کے دو دم لازم آتے ہیں' اس لئے زیادہ تر لوگوں کے لئے اس طریقہ سے حج ادا کرنا بہت مشکل ہے۔ صاحب عزیمت لوگ ہی اس طریقہ حج کے مطابق حج کا ارادہ کرتے ہیں۔

حج افراد میں عازم حج' حج کے احرام کی نیت کرتا ہے' اسی احرام سے مکہ معظمہ پہنچ کر افعال حج ادا کرتا ہے۔ اس طریقہ حج کے مطابق وہ عازمین حج فریضہ حج ادا کرسکتے ہیں جو آخری دنوں میں مکہ معظمہ کا سفر کرتے ہیں۔

حج تمتع وہ طریقہ حج ہے جس کے مطابق ۹۵ فیصد عازمین حج فریضہ حج کی سعادت حاصل کرتے ہیں اس لئے زیادہ تر کتابوں میں اسی کے مطابق ادائیگی کا طریقہ بیان کیا جاتا ہے اور اسی کے مطابق مسائل کی تشریح کی جاتی ہے۔ حج تمتع میں عازم حج گھر سے عمرہ کا احرام باندھ کر پہلے عمرہ کے افعال ادا کرتا ہے اور اس کے بعد حلق اور قصر کراکر احرام کھول لیتا ہے اور پھر ۸ ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھ کر حج کے افعال کی ادائیگی کرتا ہے۔

☆☆.........☆☆

قادیانی خواب

صحیحین کی روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد متعدد اور مختلف الفاظ میں مروی ہے کہ:

”من رآنی فی المنام فقد رآنی، فان الشیطان لا یتمثل بی۔“

ترجمہ:......”جس نے مجھے خواب میں دیکھا، اس نے مجھ ہی کو دیکھا، کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا۔“

ایک اور روایت میں ہے:

”من رآنی فقد رأی الحق۔“ (مشکوٰۃ ص:۳۹۴)

ترجمہ:......”جس نے مجھے دیکھا‘ اس نے سچا خواب دیکھا۔“

خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت شریفہ کی دو صورتیں ہیں: ایک یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اصل شکل و ہیئت اور حلیۂ مبارکہ میں دیکھے، دوم یہ کہ کسی دوسری ہیئت و شکل میں دیکھے۔ اہل علم کا اس پر تو اتفاق ہے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت آپؐ کے اصلی حلیہ مبارکہ میں ہو تو ارشادِ نبویؐ کے مطابق واقعی آپ کی زیارت نصیب ہوئی، لیکن اگر کسی دوسری ہیئت و شکل میں دیکھے تو اس کو بھی زیارت نبوی کہا جائے گا یا نہیں؟ اس میں علماؒ کے دو قول ہیں: ایک یہ کہ یہ زیارت نبوی نہیں، کیونکہ ارشاد نبویؐ کے مطابق خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا صرف یہ مطلب ہے کہ آپ کو اصلی شکل و صورت اور حلیہ مبارکہ میں دیکھے، پس اگر کسی نے مختلف حلیہ میں آپ کو دیکھا تو یہ حدیث بالا کا مصداق نہیں۔ اور بعض اہل علم کا قول یہ ہے کہ آپ کو خواہ کسی شکل و صورت اور حلیہ میں دیکھے، وہ آپؐ ہی کی زیارت ہے، اور آپؐ کے اصل حلیہ مبارکہ سے مختلف شکل میں دیکھنا خواب دیکھنے والے کے نقص

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

کی علامت ہے، شیخ عبدالغنی نابلسی ”تعطیر الانام فی تعبیر المنام“ میں دونوں قسم کے اقوال نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

”فعلم ان الصحیح بل الصواب کما قاله بعضهم ان رؤیاه حق علی ایّ حالةٍ فرضت، ثم ان کانت بصورته الحقیقیة فی وقت ما سواء کان فی شبابه او رجولیته او کهولته او آخر عمره لم تحتج الی تاویل. والا احتیجت لتعبیر یتعلق بالرأی، ومن ثم قال بعض علماء التعبیر من راٰه شیخا فهو غایة سلم، ومن راٰه شابا فهو غایة حرب، ومن راٰه متبسمًا فهو متمسک بسنته.

وقال بعضهم من راٰه علی هیئته وحاله کان دلیلًا علی صلاح الرأی وکمال جاهه وظفره بمن عاداه ومن راٰه متغیر الحال عابسًا کان دلیلًا علیٰ سوء حال الرائی. وقال ابن ابی جمرة: رؤیاه فی صورة حسنة حسن فی دین الرائی، ومع شین او نقص فی بعض بدنه خلل فی دین الرائی، لانه صلی الله علیه وسلم کالمرآة الصیقلة ینطبع فیها ما یقابلها، وان کانت ذات المرآة علی احسن حال واکمله وهذه الفائدة الکبریٰ فی رؤیاه علیه السلام اذ بها یعرف حال الرائی۔“ (تعطیر الانام فی تعبیر المنام‘ ج:۲ ص:۲۷۶، ۲۷۷ طبع حلبی مصر)

ترجمہ:......”پس معلوم ہوا کہ صحیح بلکہ صواب وہ بات ہے جو بعض

حضرات نے فرمائی کہ خواب میں آپؐ کی زیارت بہرحال حق ہے، پھر اگر آپؐ کے اصل حلیہ مبارکہ میں دیکھا، خواہ وہ حلیہ آپؐ کی جوانی کا ہو، یا پختہ عمری کا، یا زمانۂ پیری کا، یا آخری عمر شریف کا، تو اس کی تعبیر کی حاجت نہیں، اور اگر آپؐ کی اصل شکل مبارک میں نہیں دیکھا تو خواب دیکھنے والے کے مناسب حال تعبیر ہوگی، اسی بنا پر بعض علمائے تعبیر نے کہا کہ جس نے آپؐ کو بڑھاپے میں دیکھا تو یہ نہایت صلح اور جس نے آپؐ کو جوان دیکھا تو یہ نہایت جنگ ہے، اور جس نے آپؐ کو مسکراتے دیکھا تو یہ شخص آپؐ کی سنت کو تھامنے والا ہے۔

اور بعض علمائے تعبیر نے فرمایا کہ جس نے آپؐ کو اصلی شکل و حالت میں دیکھا تو یہ دیکھنے والے کی درست حالت، اس کی کمال وجاہت اور دشمنوں پر اس کے غلبہ کی علامت ہے، اور جس نے آپؐ کو غیر حالت میں (مثلاً) تیور چڑھائے ہوئے دیکھا تو یہ دیکھنے والے کی حالت کے برا ہونے کی علامت ہے، حافظ ابن ابی جمرہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھی صورت میں دیکھنا دیکھنے والے کے دین کے اچھا ہونے کی علامت ہے اور عیب یا نقص کی حالت میں دیکھنا دیکھنے والے کے دین میں خلل کی علامت ہے، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال شفاف آئینہ کی سی ہے کہ آئینہ کے سامنے جو چیز آئے اس کا عکس اس میں آجاتا ہے، آئینہ بذات خود خواہ کیسا ہی حسین و باکمال ہو (مگر بھدی چیز اس میں بھدی ہی نظر آئے گی) اور خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت شریفہ کا بڑا فائدہ یہی ہے کہ اس سے خواب دیکھنے والے کی حالت پہچانی جاتی ہے۔"

اس سلسلہ میں مسند الہند شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کی ایک تحقیق "فتاویٰ عزیزی" میں درج ہے، جو حسب ذیل ہے:

"سوال:...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب میں اہل سنت اور شیعہ دونوں فرقہ کو میسر ہوتی ہے، اور ہر فرقہ کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لطف و کرم اپنے حال پر ہونا بیان کرتے ہیں، اور اپنے موافق احکام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سننا بیان کرتے ہیں، غالباً دونوں فرقوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں افراط کرنا اچھا نہیں معلوم ہوتا اور خطرات شیطانی کو اس مقام میں دخل نہیں، تو ایسے خواب کے بارے میں کیا خیال کرنا چاہئے؟

جواب:...... یہ جو حدیث شریف ہے کہ: "من رآنی فی المنام فقد رآنی۔" یعنی جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا ہے تو اس نے فی الواقع مجھ کو دیکھا ہے، اکثر علماً نے کہا ہے کہ یہ حدیث خاص اس شخص کے بارے میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس صورت مبارک میں دیکھے جو بوقت وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مبارک تھی، اور بعض علماً کرام نے کہا ہے کہ یہ حدیث عام ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی وقت کی صورت میں دیکھے تو وہ خواب صحیح ہوگا، یعنی ابتدائے نبوت سے تا وقت وفات، جوانی اور کلاں سالی اور سفر و حضر، اور صحت اور مرض میں جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو صورت مبارک تھی، ان صورتوں میں سے جس صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے تو وہ خواب صحیح ہوگا، یعنی فی الواقع اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہوگا،...... تحقیق یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنا چار قسموں پر ہے:

ا:...... ایک قسم رؤیا الٰہی ہے کہ اتصال تعین کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے۔

۲:...... اور دوسری قسم ملکی ہے، اور وہ متعلقات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا ہے، مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ورثا اور آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم کا نسب مطہرہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور محبت میں سالک کا درجہ اور اس کے مانند اور جو امور ہیں‘ تو ان امور کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مقدس میں دیکھنا پردہ مناسبات میں ہو‘ جو فن تعبیر میں معتبر ہے۔

۳:......تیسری قسم رؤیائے نفسانی ہے کہ اپنے خیال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو صورت ہے‘ اس صورت میں دیکھنا اور یہ تینوں اقسام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنے کے بارے میں صحیح ہیں۔

۴:......اور چوتھی قسم شیطانی ہے، یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مقدس میں شیطان اپنے کو خواب میں دکھلا دے، اور یہ صحیح نہیں ہوسکتا، یعنی ممکن نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مقدس کے مطابق شیطان اپنی صورت خبیث بناسکے اور خواب میں دکھلا دے، البتہ مغالطہ دے سکتا ہے۔

تیسرے قسم کے خواب میں بھی کبھی شیطان ایسا کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز اور بات کے مشابہ شیطان بات کرتا ہے اور وسوسہ میں ڈالتا ہے، چنانچہ بعض روایات سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورۂ نجم پڑھتے تھے اور بعض آیت کے بعد جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا تو شیطان نے کچھ عبارت خود بنا کر پڑھ دی کہ اس سے بعض سامعین مشرکین کا شبہ قوی ہوگیا...... جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ حیات میں شیطان نے ایسا کیا تو خواب میں ایسا کیوں نہیں ہوسکتا؟ اور اسی وجہ سے شریعت میں ان احکام کا اعتبار نہیں جو خواب میں معلوم ہوویں، اور خواب کی بات حدیث نہیں شمار کی جاتی، اور اگر کاش کوئی بدعتی کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں حکم فرمایا ہے، اور وہ حکم خلاف شرع ہو تو اس بدعتی کے قول پر اعتبار نہ کیا جاوے گا، واللہ اعلم!“ (فتاویٰ عزیزی اردو‘ ج:۱‘ ص:۲۸۵ تا ۲۸۷)

گزشتہ دنوں قادیانیوں کے نئے سربراہ مرزا......صاحب کی ”خلافت“ کی تائید میں قادیانی اخبار ”الفضل ربوہ“ میں ”آسمانی بشارت“ کے عنوان سے بعض چیزیں شائع کی گئیں، ان میں سے ایک کا تعلق خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے ہے، اس لئے اس کا اقتباس بلفظہٖ درج ذیل ہے:

”دیکھا کہ میں مسجد مبارک میں داخل ہو رہا ہوں، ہر طرف چاندنی ہی چاندنی ہے، جتنی تیزی سے ورد کرتا ہوں سرور بڑھتا جاتا ہے، اور چاندنی واضح ہوتی جاتی ہے، محراب میں حضرت بابا گرونانک رحمۃ اللہ علیہ جیسی بزرگ شبیہ کی صورت میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد نور کا ہالہ اس قدر تیز ہے کہ آنکھیں چندھیا جاتی ہیں، باوجود کوشش کے شبیہ مبارک پر نظر نہیں ٹکتی۔“ (الفضل ربوہ‘ ۹ر نومبر ۱۹۸۲ء)

علم تعبیر کی رو سے اس خواب کی تعبیر بالکل واضح ہے، صاحب خواب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سکھوں کے پیشوا کی شکل میں نظر آنا اس امر کی علامت ہے کہ ان کا دین و مذہب، جسے وہ غلط فہمی سے اسلام سمجھتے ہیں، دراصل سکھ مذہب کی شبیہ ہے، اور ان کے روحانی پیشوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز نہیں بلکہ سکھوں کے پیشوا بابا گرونانک کے بروز ہیں۔

اور صاحب خواب کو انوارات کا نظر آنا جس کی وجہ سے وہ خواب کی اصل مراد کو نہ پہنچ سکے، شیطان کی وہی تلبیس ہے‘ جس کا تذکرہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے فرمایا ہے، اور ان انوارات میں یہ اشارہ تھا کہ ان کے پیشوا نے بابا گرونانک کا بروز ہونے کے باوجود تلبیس و تدلیس کے ذریعہ اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیرو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے‘ جس سے ان کی طرح بہت سے حقیقت شناس لوگوں نے دھوکا کھایا۔

چونکہ خواب کی یہ تعبیر بالکل واضح تھی، شاید اسی لئے صاحب خواب کو مرزا بشیر احمد صاحب اور مرزا ناصر احمد صاحب نے خواب کے اظہار سے منع کیا۔

چنانچہ صاحب خواب لکھتے ہیں:

”پھر (مرزا بشیر احمد صاحب

نے) فرمایا: کسی سے خواب بیان نہیں کرنی، خلافت ثلاثہ کا انتخاب ہوا تو پھر یہ نظارہ لکھ کر (مرزا...... صاحب کی خدمت میں) بھجوا دیا، حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب کے ذریعہ پیغام ملا کہ حضور (یعنی مرزا ناصر احمد صاحب) فرماتے ہیں کہ خواب آگے نہیں بیان کرنی۔'' (مرزا عبدالرشید وکالت تبشیر، ربوہ)

مناسب ہے کہ اس خواب (کی تعبیر) کی تائید میں بعض دیگر اکابرؒ کے خواب وکشوف بھی ذکر کردیئے جائیں:

۱:...... مولانا محمد لدھیانوی مرحوم ''فتاویٰ قادریہ'' میں لکھتے ہیں:

''مولانا صاحب (مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتویؒ صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند) نے حسب وعدہ کے ایک فتویٰ ہاتھ سے لکھ کر ہمارے پاس ڈاک میں ارسال فرمایا' جس کا مضمون یہ تھا کہ: یہ شخص (مرزا غلام احمد قادیانی) میری دانست میں غیرمقلد معلوم ہوتا ہے اور اس کے الہامات اولیاء اللہ کے الہامات سے کچھ علاقہ نہیں رکھتے اور نیز اس شخص نے کسی اہل اللہ کی صحبت میں رہ کر فیض باطنی حاصل نہیں کیا، معلوم نہیں کہ اس کو کس روح کی اویسیت ہے۔'' (فتاویٰ قادریہ' ص:۷،مطبع قیصر ہند، لدھیانہ)

حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ نے تو اس سے لاعلمی کا اظہار فرمایا کہ مرزا صاحب کو کس کی روح سے ''فیض'' پہنچا ہے؟ مگر ''الفضل'' میں ذکر کردہ خواب سے یہ عقدہ حل ہوجاتا ہے کہ مرزا صاحب کو سکھوں کے مذہبی پیشوا سے روحانی ارتباط تھا، مرزا نے جو کچھ لیا ہے' انہی سے لیا ہے۔

۲:...... ''مرزا غلام احمد قادیانی نے شہر لودیانہ میں آکر ۱۳۰۱ھ میں دعویٰ کیا کہ میں مجدد ہوں، عباس علی صوفی اور منشی احمد جان مع مریدان اور مولوی محمد حسن مع اپنے گروہ اور مولوی شاہدین اور عبدالقادر اور مولوی نور محمد مہتمم مدرسہ حقانی وغیرہ نے اس کے دعوے کو تسلیم کرکے امداد پر کمر باندھی، منشی احمد جان نے معہ مولوی شاہدین وعبدالقادر ایک مجمع میں جو واسطے اہتمام مدرسہ اسلامیہ کے اوپر مکان شاہزادہ صفدر جنگ صاحب کے تھا' بیان کیا کہ علی الصباح مرزا غلام احمد قادیانی صاحب اس شہر لودیانہ میں تشریف لائیں گے، اور اس کی تعریف میں نہایت مبالغہ کرکے کہا کہ جو شخص اس پر ایمان لائے گا گویا وہ اول مسلمان ہوگا۔

مولوی عبداللہ صاحب مرحوم برادرم نے بعد کمال بردباری اور تحمل کے فرمایا: ''اگرچہ اہل مجلس کو میرا بیان کرنا ناگوار معلوم ہوگا لیکن جو بات خدا جل شانہ نے اس وقت میرے دل میں ڈالی ہے، بیان کئے بغیر میری طبیعت کا اضطراب دور نہیں ہوتا، وہ بات یہ ہے کہ مرزا قادیانی جس کی تم تعریف کررہے ہو، بے دین ہے۔'' منشی احمد جان بولا کہ میں اول کہتا تھا کہ اس پر کوئی عالم یا صوفی حسد کرے گا۔

راقم الحروف (مولانا محمد بن عبدالقادر لودیانویؒ) نے مولوی عبداللہ صاحب کو بعد برخاست ہونے جلسہ کے کہا کہ جب تک کوئی دلیل معلوم نہ ہو بلا تامل کسی کے حق میں زبان طعن کی کھولنی مناسب نہیں، مولوی عبداللہ صاحب نے فرمایا کہ اس وقت میں نے اپنی طبیعت کو بہت روکا لیکن آخرالامر یہ کلام خدا جل شانہ نے جو میرے سے اس موقع پر سرزد کروایا ہے' خالی از الہام نہیں۔

اس روز مولوی عبداللہ صاحب بہت پریشان خاطر رہے، بلکہ شام کو کھانا بھی تناول نہ کیا، بوقت شب دو شخصوں سے استخارہ کروایا، اور آپ بھی اسی فکر میں سوگئے، کیا دیکھتے ہیں کہ میں ایک مکان بلند پر مع مولوی محمد صاحب وخواجہ احسن شاہ صاحب بیٹھا ہوں، تین آدمی دور سے دھوتی باندھے ہوئے چلے آتے معلوم ہوئے، جب نزدیک پہنچے تو ایک شخص جو آگے آگے آتا تھا' اس نے دھوتی کھول کر تہبند کی طرح باندھ لیا، خواب ہی میں غیب سے یہ آواز آئی کہ مرزا غلام احمد قادیانی یہی ہے، اسی وقت خواب سے بیدار ہوگئے اور دل کی پراگندگی یک لخت دور ہوگئی، اور یقین کلی حاصل ہوا کہ یہ شخص پرایا

اسلام میں لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے، موافق تعبیر خواب کے دوسرے دن قادیانی مع دو ہندوؤں کے لودھیانہ میں آیا۔'' (فتاویٰ قادریہ' ص:۲ مطبع قیصر ہند، لدھیانہ)

۴،۳:.....مولانا عبداللہ لدھیانویؒ کے ساتھ جن دو شخصوں نے استخارہ کیا تھا، ان کے بارے میں مولانا محمد صاحبؒ لکھتے ہیں:

''استخارہ کنندگان میں سے ایک کو معلوم ہوا کہ یہ شخص بے علم ہے، اور دوسرے شخص نے خواب میں مرزا کو اس طرح دیکھا کہ ایک عورت برہنہ تن کو اپنی گود میں لے کر اس کے بدن پر ہاتھ پھیر رہا ہے، جس کی تعبیر یہ ہے کہ مرزا دنیا کے جمع کرنے کے درپے ہے، دین کی کچھ پرواہ نہیں۔'' (حوالہ بالا)

۵:.....اسی فتاویٰ قادریہ میں ہے کہ:

''شاہ عبدالرحیم صاحب سہارنپوری مرحوم نے (جو صاحب کشف و کرامت بزرگ تھے) بروقت ملاقات فرمایا کہ: مجھ کو بعد استخارہ کرنے کے یہ معلوم ہوا کہ یہ شخص بھینسے پر اس طور سے سوار ہے کہ منہ اس کا دُم کی طرف ہے، جب غور سے دیکھا تو زنار اس کے گلے میں پڑا ہوا نظر آیا، جس سے اس شخص کا بے دین ہونا ظاہر ہے، اور یہ بھی میں یقیناً کہتا ہوں کہ جو اہل علم اس کی تکفیر میں اب متردد ہیں' کچھ عرصہ بعد سب کافر کہیں گے۔'' (فتاویٰ قادریہ' ص:۱۷)

۶:.....مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی ''شہادۃ القرآن'' میں لکھتے ہیں:

''جب ان لوگوں (فرقہ مبتدعہ مرزائیہ) کو کوئی پچھلی تفسیر بتائیں تو (کفار کی طرح) اساطیر الاولین کہہ کر جھٹ انکار کردیتے ہیں، اور اگر ان کے روبرو حدیث نبویؐ پڑھیں تو اسے بوجہ بے علمی کے مخالف و معارض قرآن بنا کر دور پھینک دیتے ہیں، اور اپنی تفسیر بالرائے کو، جو حقیقت میں تحریف و تاویل منہی عنہ ہوتی ہے، مؤید بالقرآن کہتے ہیں (ظاہر ہے کہ یہ طرز عمل کسی مسلمان کا نہیں ہوسکتا۔ ناقل) بے چارے کم علم لوگ اس سے دھوکا کھا جاتے ہیں اور ورطۂ ترددات و گرداب شبہات میں گھر جاتے ہیں.....سو ایسے شبہات کے وقت میں اللہ عزیز حکیم نے مجھ عاجز کو محض اپنے فضل و کرم سے راہ حق کی ہدایت کی اور ہر طرح سے ظاہراً و باطناً، معقولاً و منقولاً مسئلہ حقہ سمجھا دیا۔ چنانچہ شروع جوانی ۱۸۹۱ء میں (جب میں انگریزی اسکول میں پڑھتا تھا) حضرت مسیح علیہ السلام کی زیارت بابرکت سے مشرف ہوا، اس طرح کہ آپ ایک گاڑی پر سوار ہیں اور بندہ اس کو آگے سے کھینچ رہا ہے، اس حالت باسعادت میں آپ سے قادیانی کے دعویٰ کی نسبت عرض کی، آپ نے زبانِ وحی ترجمان سے بالفاظ طیبہ یوں جواب فرمایا کہ کوئی خطرے کی بات نہیں، اللہ تعالیٰ اس کو جلد ہلاک کردے گا۔'' (شہادۃ القرآن' ص:۹، ۱۰)

☆☆.........☆☆

ارشاد امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی نور اللہ مرقدہ

انبیاء میں سب سے پہلے حضرت آدم علیٰ نبینا علیہ وعلیہم الصلوات والتسلیمات و التحیات ہیں اور ان میں سب سے آخر اور خاتم نبوت حضرت محمد رسول اللہ علیہ وعلیہم الصلوات والتسلیمات ہیں' لہٰذا تمام انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات پر ایمان لانا چاہئے اور سب کو معصوم اور راست گو (سچا) سمجھنا چاہئے۔ ان بزرگوں علیہم الصلوات والتسلیمات میں سے کسی ایک پر ایمان نہ لانا تمام (انبیاء) پر ایمان نہ لانے کو مستلزم ہے' کیونکہ ان سب کا کلمہ متفق ہے اور ان کے دین کے اصول بھی ایک ہی ہیں۔ اور حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام جب آسمان سے نزول فرمائیں گے تو وہ خاتم الرسل علیہ وعلیہم الصلوات والتسلیمات کی شریعت کی متابعت کریں گے۔''

(مکتوبات حضرت مجدد الف ثانیؒ دفتر سوم مکتوب ۱۷)

فَضائل درود شریف

ام عبید الرحمٰن

تمام تعریفیں اس ذات گرامی کے لئے ہیں جس نے اس کائنات کو وجود بخشا' صلوٰۃ وسلام اس آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جنہوں نے انسانیت کو جینے کا شعور دیا' درود شریف سے متعلق چند فضائل اور فوائد پیش خدمت ہیں' رب کریم بحرمت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سب مسلمانوں کو صدق دل سے اپنے پیغمبرؐ پر درود شریف پڑھنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

اپنے محسن اور مربی کو یاد رکھنا اس کے احسانات کی قدر دانی کرنا یہ اخلاقی فرض ہے کہ ہم کمزور تھے اس نے ہمیں طاقتور بنایا' ہم ظلمت کے اندھیروں میں بھٹکے ہوئے تھے انہوں نے ہمیں نورانیت کی خوشنما وادیوں میں لا کھڑا کیا' ہم اپنے پروردگار سے دور جا چکے تھے انہوں نے اپنے حسن واخلاق وسلوک سے رب کائنات کا مقرب خاص بنا دیا' ہم مرجھائے ہوئے پھول کی طرح اپنی حقیقت کھو چکے تھے انہوں نے روحانیت کی تازہ روح پھونک کر ایک مرتبہ پھر سے تر وتازہ پھول جیسا کھلا ہوا بنا دیا۔

الغرض جتنے اوصاف شمار کئے جائیں وہ کم ہیں مگر حضور نبی کریم آفتاب نبوت کے نیر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس امت پر احسانات اتنے زیادہ ہیں تو پھر ہمارا بھی حق بنتا ہے کہ ہم اپنے محسن ومربی کو اسی قدر یاد رکھیں۔

رب کائنات اس سلسلہ میں اپنی لاثانی' لامبدل' کتاب میں ارشاد فرماتے ہیں:

"بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اے ایمان والو تم بھی رحمت بھیجو ان پر اور سلام بھیجو پوری اطاعت کے ساتھ۔" (سورۃ احزاب)

اس آیت کی تفسیر کے پیش نظر حضرات مفسرین کرام ارشاد فرماتے ہیں کہ زندگی میں ایک مرتبہ ہر مسلمان اور ایمان والے پر فرض ہے کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پیش کرے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جس شخص کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا تو وہ جنت کے راستہ کو بھول گیا۔ اے مسلمان! ذرا غور کر جس جنت کے حصول کے لئے اتنی بڑی بڑی مشقتیں برداشت کی جاتی ہیں مگر تھوڑی سی غفلت کی وجہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے مطابق درود نہ پڑھنے کی وجہ سے جنت کا راستہ کھو دیا اس قریب ترین راستہ سے دور ہو گئے لہٰذا ہم سب کو چاہئے کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی آئے تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کی طرف فوراً متوجہ ہوں۔ درود شریف پڑھنا کوئی معمولی بات نہیں جہاں کی برکت سے آخرت کے بے شمار فوائد حاصل ہوتے ہیں مثلاً حدیث شریف کی کتاب ہے مسند احمد اس میں ایک روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جو شخص حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود وسلام پڑھے گا میں (یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ) اس شخص پر دس رحمتیں نازل کروں گا دس غلطیاں معاف کروں گا اور دس درجات بلند کروں گا۔ اندازہ فرمائیے رب کریم کی رحمت کا اپنے محبوب پر درود بھیجنے والوں کے ساتھ کس قدر کرم کا رحمت کا عفو ودرگزر کا معاملہ ہے کہ تم نے اپنے منہ سے میرے محبوب کو یاد کیا اللہ تعالیٰ تمہارے لئے رحمتیں نازل کرنے کے لئے تیار ہو گیا' تم درود پڑھنے لگے میں تم کو بلندیاں دینے لگا' عجب بات ہے ہمیں اس نعمت کی قدر نہیں۔ کاش! ہم رب کے اس عظیم نبی کو دن بھر یاد رکھیں' اس پر درود وسلام پڑھیں تاکہ رب کی رحمت ہر وقت ہماری طرف متوجہ رہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ تو روحانی ترقی تھی' اس سے جسمانی ترقی بھی ہوتی ہے یہ تو میرا اپنا تجربہ ہے میں بذات خود ایک مہلک بیماری میں مبتلا تھی میں نے کثرت سے درود شریف پڑھنا شروع کیا' درود ابراہیمی کی کثرت کی اپنے پروردگار کو یاد کیا میرے اللہ نے میری وہ خطرناک بیمار ختم کر دی۔ میری ایک عزیزہ جو کینسر کے مرض میں مبتلا تھی' مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی مگر اس قدر خطرناک بیماری میں اس کو شفاء ملی وہ کہتی تھی میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت کثرت سے درود شریف پڑھتی ہوں وہ ایک عرصہ تک اس مرض سے صحت یاب رہی مگر موت کا وقت مقرر ہے' اس سے کوئی چھٹکارہ نہیں' میں اپنے تمام مسلمان بھائیوں' بہنوں سے درخواست کرتی ہوں کہ اپنے نبی رحمت کو یاد رکھو ان پر درود شریف کی کثرت کرو دین ودنیا کی سلامتی ملے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

☆☆............☆☆

اعلان

عیدالاضحیٰ کی تعطیل کے باعث شمارہ ۲/۳ کو یکجا کیا جا رہا ہے۔ قارئین اور ایجنسی ہولڈر حضرات نوٹ فرمالیں۔

جنات کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خط مبارک

تکلیف دہندہ جنات کے نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا

تہدیدی نامہ مبارک

بدست ابو دجانہ رضی اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝ اِلٰى مَنْ يَّطْرُقُ الدَّارَ مِنَ الْعُمَّارِ

یہ مکتوب (حضرت) محمد (ﷺ) کی طرف سے ہے جو اللہ رب العالمین کے رسول ہیں ان جنات کے نام جو انسانی آبادیوں میں داخل ہوتے ہیں رہائش پذیر ہوتے ہیں

وَالزُّوَّارِ الْاَطَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْحَقِّ سَاعَةً فَاِنْ كُنْتَ

یا زائر بن کر آتے ہیں مگر وہ جو خیر کے ساتھ رات کے وقت آتے ہیں اما بعد (یاد رکھو) ہمارے لئے اور تمہارے لئے حق کے سامنے ایک گھڑی ہے اگر تو

عَاشِقًا مُّوْلِعًا اَوْ فَاجِرًا فَهٰذَا كِتَابٌ يَّنْطِقُ عَلَيْنَا وَعَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ

عاشق فریفتہ ہے یا گنہ گار ہے (بہر صورت) یہ کتاب الٰہی ہم پر اور تم پر ناطق ہے حق کے ساتھ بے شک ہم لکھواتے ہیں

مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ وَرُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ۝ اُتْرُكُوْا صَاحِبَ كِتَابِيْ هٰذَا وَانْطَلِقُوْا

جو کچھ تم کرتے ہو اور ہمارے فرستادہ لکھتے ہیں جو تم مکر کرتے ہو چھوڑ دو میرے لئے اس رقعہ ہذا کے حامل کو اور چلے جاؤ

اِلٰى عَبَدَةِ الْاَصْنَامِ وَاِلٰى مَنْ يَّزْعَمُ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۝ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا

بتوں کے پجاریوں کی طرف اور ان کی طرف یہ زعم رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور الٰہ بھی ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہر شے فنا ہونے والی ہے

وَجْهَهٗ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ اٰمِيْنَ لَا يُنْصَرُوْنَ حٰمٓ عٓسٓقٓ تَفَرَّقَ اَعْدَاءُ اللّٰهِ وَبَلَغَتْ

مگر اس کی ذات (جل وعلیٰ شانہ) اسی کا حکم چلتا ہے اور اسی کی طرف تم دوبارہ لوٹائے جاؤ گے آمین (خدا کرے) انکی مدد نہ ہو حم عسق پراگندہ ہو گئے اللہ تعالیٰ کے دشمن اور اللہ تعالیٰ کی

حُجَّةُ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

حجت تمام ہو گئی نہیں ہے برائی سے پھرنے اور نیکی کی طاقت اور نہیں ہے نیکی کے کرنے کی طاقت مگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے جو بلند اور عظیم ہے پس کفایت کریگا اللہ تعالیٰ تیرے لئے انکی طرف سے وہ سننے والا جاننے والا ہے

سیدنا حضرت ابو دجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آج رات میں نے ایک آواز چکی کی آواز جیسی سنی جو کھی کی بھنبھناہٹ کی صورت میں سنائی دیتی تھی اور بجلی جیسی چمک دیکھی، میں نے سر اٹھا کر دیکھا کہ ایک سیاہ سایہ میرے گھر کے صحن کے اوپر کی جانب بڑھ رہا ہے، میرے دیکھنے پر اس نے میری جانب انگارہ پھینکا جیسے کہ آگ کی چنگاری ہو، تو آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ قلم دوات لاؤ اور یہ دعا لکھو، سیدنا حضرت ابو دجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس دعا کو لے کر تعویذ بنا کر اپنے سر کے نیچے رکھ لیا اور سو گیا، پوری رات جن کے رونے کی آواز آتی رہی اور کہتے ہوئے سنا کہ اے ابو دجانہ رضی اللہ عنہ! تم نے مجھ کو اس تعویذ سے جلا دیا اسے ہٹا لو، میں وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ کبھی تمہارے گھر بلکہ تمہارے پڑوس میں بھی نہیں آؤں گا اور نہ ہی اس جگہ جہاں یہ تعویذ ہو گا۔

عقیدہ ختم نبوت کی سربلندی، تحفظ ناموسِ رسالت اور فتنۂ قادیانیت کے استیصال کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ

تعاون کی اپیل

قربانی کی کھالیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کو دیجئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف :

☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تبلیغی واصلاحی جماعت ہے۔ ☆ یہ جماعت ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے علیحدہ ہے۔

☆ تبلیغ اقامت دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اس کا طرہ امتیاز ہے۔ ☆ اندرون وبیرون ملک ۵۰ دفاتر ومراکز ۱۲دینی مدارس ہمہ وقت مصروف عمل ہیں۔

☆ لاکھوں روپے کا لٹریچر اردو، عربی، انگریزی اور دنیا کی دیگر زبانوں میں چھاپ کر پوری دنیا میں مفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔

☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیرِ اہتمام ہفت روزہ "ختم نبوت" کراچی اور ماہنامہ "لولاک" ملتان سے شائع ہورہے ہیں۔

☆ چناب نگر (ربوہ) میں مجلس کی سرگرمیاں جاری ہیں اور وہاں دو عالی شان مسجدیں اور دو مدرسے چل رہے ہیں۔

☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں دارالمبلغین قائم ہے۔ جہاں علماء کو رد قادیانیت کا کورس کرایا جاتا ہے، مدرسہ اور دارالتصنیف بھی مصروف عمل ہیں۔

☆ ملک بھر میں اہلِ اسلام اور قادیانیوں کے درمیان بہت سے مقدمات قائم ہیں۔ جن کی پیروی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کررہی ہے۔

☆ ہر سال دنیا بھر میں عالمی مجلس کے مبلغین، تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے سلسلے میں دورے پر رہتے ہیں۔

☆ اس سال بھی حسب سابق برطانیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی اور امریکہ میں بھی متعدد کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔ ☆ افریقہ کے ایک ملک مالی میں مجلس کے رہنماؤں کی کوششوں سے ۳۰ ہزار قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔

یہ سب : اللہ تبارک وتعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہورہا ہے۔

اس کام میں : مخیر دوستوں اور دردمندان ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں، زکوٰۃ، صدقات اور عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دے کر اس کے بیت المال کو مضبوط کریں

☆ رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ اسے شرعی طریقہ سے مصرف میں لایا جاسکے۔

اکاؤنٹ نمبر: UBL-3464 حرم گیٹ برانچ ملتان، NBL-7734, PB-310 حسین آگاہی ملتان

اکاؤنٹ نمبر: ABL-927-2 بنوری ٹاؤن برانچ کراچی

شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد صاحب
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

حضرت سید نفیس الحسینی
نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
مرکزی ناظم اعلیٰ

ترسیل زر کے لئے مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 4583486-4514122 فیکس: 4542277

دفتر: ختم نبوت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ، کراچی فون: 2780337 فیکس: 2780340